تالیف: علی میر خلف زادہ

مترجم: سید ریاض حسین جعفری

اوّل وقت نماز

کے بارے میں سبق آموز و یادگار واقعات

ناشر: اسلامک بک سینٹر اسلام آباد

﴿اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ﴾

اول وقت نماز

کے بارے میں سبق آموز و یادگار واقعات

تالیف:

علی میر خلف زادہ

ترجمہ: -

سید ریاض حسین صفوی

(فاضلِ قم و دمشق)

ناشر:

اسلامک بک سنٹر۔ اسلام آباد

(کتاب ہذا کے کوائف)

نامِ کتاب	:اول وقت نماز
تالیف	:علی میر خلف زادہ (قم۔ ایران)
ترجمہ و تدوین	:سید ریاض حسین صفوی (اسلام آباد)
اہتمام و تطبیق	:محمد لقمان ڈار (F/212، سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی)
تاریخ اشاعت	:رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق اکتوبر 2005ء
تعداد	:1,000
ناشر	:اسلامک بک سنٹر۔ C-362، گلی نمبر 12، G-6/2، اسلام آباد
قیمت	:100 روپے

اصل فارسی کتاب "داستانهایی از نماز اول وقت" کے ایران سے ملنے کے پتے

۱۔ قم۔ خیابان دورِ شہر، کوچہ ۱۸، کوی شہید تسخیری، پلاک ۳۲

فون: 0098-251-7735694

۲۔ قم۔ انتشارات مہدی یار (ناشر کتاب ہذا) فون: 7744852-251-98+

کتاب ہذا کے ملنے کے پتے:

۱۔ محمد لقمان ڈار۔ F/212، سیٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی

۲۔ اسلامک بک سنٹر۔ C-362، گلی نمبر 12، G-6/2، اسلام آباد

فون: 051-2870105

فہرستِ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی اَفْضَلِ اَنْبِیَآئِهٖ وَ خَیْرِ خَلْقِهٖ وَ عَلٰی اَخِیْهِ سَیِّدِ اَوْصِیَآئِهٖ وَ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی اَعْدَآئِهِمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، اَمَّا بَعْدُ:

نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرنے کی اہمیت وفضیلت اور بغیر کسی شرعی عذر کے اس کی بروقت ادائیگی کو ترک کرنے کی مذمت ایک اظہر من الشمس حقیقت ہے۔ البتہ یہ اور بات ہے کہ مادیات میں غرق ہمارا یہ معاشرہ دیگر بہت سے واضح حقائق کی طرح اس حقیقت سے بھی عام طور پر غافل ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ خواب غفلت میں سوئے ہوئے آج کے اس انسان کو بار بار جھنجوڑ کر بیدار کرنے کا عمل جاری رکھا جائے۔ زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک مؤثر کوشش ہے۔

یہ کتاب دراصل اسلامی جمہوریہ ایران کے مقدس شہر قم کے ایک فاضل اور درد دل رکھنے والے جید عالم دین جناب علی میر خلف زادہ کی تالیف کردہ کتاب "داستانهایی از نماز اول وقت" کا اردو ترجمہ ہے۔ فاضل مصنف نے اس کتاب میں بڑی محنت سے نماز کی اول وقت میں ادائیگی کے بارے میں بہت سے سبق آموز اور یادگار واقعات کو جمع کیا ہے۔ ان واقعات میں رسول اکرمؐ اور آپؐ کی عترت طاہرہؑ کی تابناک سیرت کی روشنی میں اس موضوع کی اہمیت وفضیلت کو بڑے اچھے انداز میں اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تاریخ اسلامی کی اہم شخصیات جن کے کردار و عمل میں معصومینؑ کی سیرت کی واضح جھلک نظر آتی ہے، کی زندگی کے ان یادگار اور عبرت آموز واقعات کو بھی درج کیا گیا ہے،

جس سے نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرنے کی اہمیت وفضیلت کا پتہ چلتا ہے۔

کتاب چونکہ واقعات کی صورت میں ہے، اس لئے قاری اس کے مطالعہ کے دوران کسی بھی مقام پر بوجھل پن کا احساس نہیں کرے گا۔ یہ کتاب خواتین وحضرات، علماء و دانشوروں اور صاحبانِ محراب ومنبر کے علاوہ معاشرے کے ہر فرد کے لئے مفید ہے۔ اس کا ثبوت خود یہ حقیر ہے جس نے اس کے ترجمہ کے دوران اپنی بے بضاعتی اور غفلت کا ادراک کیا اور اوقات نماز کی مزید پابندی کا جذبہ اپنے وجود میں اجاگر ہوتا پایا۔

کتاب کا ترجمہ بڑی محنت اور باریک بینی سے کیا گیا ہے۔ البتہ واضح رہے کہ یہ بامحاورہ ترجمہ ہے، لفظی ترجمہ نہیں ہے۔ کتاب میں مذکور قرآنی آیات اور احادیث کے عربی متن کی اعراب گذاری کی گئی ہے جو کہ اصل کتاب میں بغیر اعراب کے تھیں۔ کتاب میں درج واقعات کے فارسی وعربی ماخذ کو ان کے اصلی ناموں کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے تاکہ محقق کو اصلی منبع تک رسائی کے لئے کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ تمام تر احتیاط کے باوجود اگر ترجمے میں کوئی کوتاہی نظر آئے تو اس کی نشاندہی فرما کر بندہ کو ممنون فرمائیں۔

اردو زبان میں اس موضوع پر بظاہر یہ پہلی کوشش ہے۔ نماز کے حوالے سے ''اول وقت'' کی اصطلاح ہمارے معاشرے میں بالعموم اجنبی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سب سے پہلے ہم نمازوں کے اصل اوقات سے آگاہی حاصل کریں تاکہ اس کی روشنی میں اپنی نمازوں کو اول وقت میں ادا کر کے دنیا وآخرت کی سعادت پاسکیں۔ اس سلسلے میں اوقات شرعی کی تشخیص اور پہچان کے لئے درج نکات پر مختصر روشنی ڈالنا نہایت ضروری ہے:

اول وقت کیا ہے؟

کسی بھی نماز کے وقت کے اس ابتدائی حصے کو اول وقت کہا جاتا ہے جس میں وہ نماز فضیلت کے ساتھ ادا کی جاسکے۔ مثلاً مغرب شرعی ہونے سے تین رکعت بھر ادا کرنے کا

وقت، نمازِ مغرب کا اول وقت ہے۔ اس سے جتنی بھی تاخیر کی جائے وہ اول وقت میں تاخیر شمار ہوگی۔ البتہ وقت داخل ہونے کے بعد اذان و اقامت کہہ کر نماز میں مصروف ہونا، اسے اول وقت میں ادا کرنا ہی شمار ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ انسان اوقات نماز کا منتظر رہے اور ان کا وقت داخل ہونے سے کچھ دیر قبل خود کو نماز کی ادائیگی کے لئے تیار کرلے اور وقت داخل ہوتے ہی نماز ادا کرنے لگ جائے۔ امور دنیا کو کسی بھی حالت میں نماز پر مقدم نہ کرے۔ اس صفت کو اپنا کر اس پر کاربند رہنے والا انسان بہت ہی کم عرصے میں ان مقامات کو ادراک کرنے لگ جائے گا جو اول وقت نماز سے مخصوص ہیں۔

نماز پنجگانہ کے اوقات:

نماز ہائے یومیہ کے تین اوقات ہیں:

۱۔ مخصوص وقت

۲۔ مشترکہ وقت

۳۔ فضیلت کا وقت

ہر نماز کے مندرجہ بالا اوقات بیان کرنے سے قبل درج ذیل اوقات کو پہچان لینا ضروری ہے:

صبح صادق: رات کے آخری حصے میں مشرق کی جانب سے ایک عمودی سفیدی نمودار ہو کر اوپر کی جانب اٹھتی ہے جسے "فجر اول" یا "صبح کاذب" کہتے ہیں۔ جب یہ سفیدی افقی طور پر پھیل جائے تو اسے "فجر دوم" یا "صبح صادق" کہتے ہیں۔ یہ نماز صبح کے اول وقت کی ابتدا ہے۔

ظہر شرعی: اگر ایک سیدھی لکڑی کو عمودی صورت میں زمین پر گاڑھا جائے تو

سورج طلوع ہونے کے بعد اس کا سایہ مخالف سمت (مغرب) کی طرف نظر آئے گا۔ سورج کے بلند ہونے کے ساتھ ساتھ یہ سایہ کم ہوتا جاتا ہے۔ جب یہ بالکل کم ہو کر جونہی دوبارہ بڑھنا شروع کر دے اسے ''ظہرِ شرعی'' کہا جاتا ہے جو نمازِ ظہر کا ابتدائی وقت ہے۔

مغرب (شرعی): ''مغرب شرعی'' سے مراد وہ وقت ہے جب سورج غروب ہونے کے بعد مشرق کی جانب موجود سرخی ختم ہو جائے۔ دوسرے الفاظ میں سورج غروب ہونے کے بعد مشرق کے جانب موجود سیاہی جب بالکل سر کے عین اوپر تک پہنچ جائے اسے ''مغرب شرعی'' کہتے ہیں۔ اس بارے میں ہمارے اور اہل سنت کے درمیان فقہی اختلاف ہے۔ ان کے نزدیک سورج غروب ہوتے ہی مغرب ہو جاتی ہے جبکہ فقہ جعفریہ کے نزدیک مشرقی سرخی کے خاتمے تک نماز مغرب کا وقت نہیں ہوتا۔ چنانچہ فقہ جعفریہ کے نزدیک نماز مغرب اور افطار کا وقت اہل سنت کے وقتِ مغرب و افطار سے چند منٹ بعد ہوتا ہے۔

نصف شب: مغربِ شرعی اور صبح صادق کے درمیانی وقت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ان کے عین درمیان واقع ہونے والے وقت کو ''نصف شب'' یا آدھی رات کہتے ہیں۔ نصف شب کا رات بارہ بجے کے ساتھ کوئی ربط نہیں ہے۔ بلکہ سال کے مختلف اوقات میں مغرب اور فجر کا وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ یہ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

اب آیئے ہم مذکورہ مطالب کی روشنی میں نماز پنجگانہ کے اوقاتِ مخصوص، مشترکہ اور فضیلت کا جائزہ لیتے ہیں۔ یاد رہے اس سلسلے میں متعدد مراجع عظام کی توضیح المسائل اور دیگر فقہی کتب کے علاوہ تعلیم احکام کے سلسلے میں جدید طرزِ نگارش کی حامل کتاب ''آموزشِ احکام، سطح عالی'' تالیف محمد حسین فلاح زادہ سے خصوصی استفادہ کیا گیا ہے۔

نماز فجر کا وقت: صبح صادق سے طلوع آفتاب تک کا وقت نماز صبح کا مخصوص

وقت ہے۔اس وقت میں نماز پنجگانہ میں سے کوئی اور نماز ادا کی نیت سے نہیں پڑھی جا سکتی۔

نمازِ ظہر کا مخصوص وقت: ظہر شرعی کی ابتدا سے لیکر اتنا وقت جس میں ظہر کی چار رکعات (یا دو رکعت، مسافر ہونے کی صورت میں) پڑھی جا سکیں، نماز ظہر کا مخصوص وقت ہے۔اس وقت میں کوئی اور ادا نماز ادا کی نیت سے نہیں پڑھی جا سکتی۔

نماز عصر کا مخصوص وقت: مغرب ہونے سے اتنا وقت پہلے جس میں نماز عصر کو ادا کیا جا سکے، نماز عصر کا مخصوص وقت ہے۔جس میں کوئی نماز ادا کی نیت سے نہیں پڑھی جا سکتی۔

نمازِ ظہر و عصر کا مشترکہ وقت: نماز ظہر اور عصر کے مخصوص اوقات سے ہٹ کر ان کا درمیانی وقت، ان دونوں نمازوں کا مشترکہ وقت ہے۔

نمازِ مغرب کا مخصوص وقت: مغرب شرعی کی ابتدا سے لیکر اتنا وقت جس میں تین رکعات پڑھی جا سکیں، نماز مغرب کا مخصوص وقت ہے۔جس میں کوئی نماز ادا کی نیت سے نہیں پڑھی جا سکتی۔

نمازِ عشاء کا مخصوص وقت: نصفِ شب ہونے سے اتنا وقت پہلے جس میں نماز عشاء کو ادا کیا جا سکے، نماز عشاء کا مخصوص وقت ہے۔

نمازِ مغرب و عشاء کا مشترکہ وقت: نماز مغرب اور عشاء کے مخصوص اوقات سے ہٹ کر ان کا درمیانی وقت، ان دونوں نمازوں کا مشترکہ وقت ہے۔

مندرجہ بالا اوقات جاننے کے بعد ہم نماز پنجگانہ کے اوقاتِ فضیلت کو بیان کرتے ہیں۔اوقات فضیلت سے مراد وہ اوقات ہیں جن میں ان نمازوں کی ادائیگی زیادہ ثواب کی حامل ہے اور ان نمازوں کے مطلوبہ اوقات بھی یہی ہیں۔اوقات فضیلت بیان کرنے سے یہ بات بھی واضح ہو جائے گی کہ "اول وقت" وقت فضیلت کا حصہ ہے۔اس

طرح سے معلوم ہوا کہ نماز پنجگانہ کو ان کے اول وقت میں ادا کرنا، دراصل انہیں ان کے وقت فضیلت میں ادا کرنا ہے۔

نماز پنجگانہ کے اوقاتِ فضیلت:

نمازِ فجر کا وقت فضیلت: صبح صادق سے لے کر اجالا ہونے تک۔

نمازِ ظہر کا وقت فضیلت: ظہر شرعی کی ابتدا سے اس وقت تک جب تک شاخص (ظہر شرعی کی ابتدا معلوم کرنے کے لئے زمین میں عمودی صورت میں گاڑھی جانے والے لکڑی وغیرہ) کا سایہ اپنی لمبائی جتنا لمبا ہو جائے۔ مثال کے طور پر اگر شاخص کی لمبائی ایک گز ہے اور ظہر کی ابتدا کے وقت اس کا سایہ ۱۸ انچ کا تھا تو نماز ظہر کا وقتِ فضیلت اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اس کی لمبائی ایک گز ۱۸ انچ نہ ہو جائے۔

نماز عصر کا وقت فضیلت: نماز ظہر کے مخصوص وقت کے بعد سے لیکر شاخص کا سایہ دوگنا لمبا ہونے تک۔

نماز مغرب کا وقت فضیلت: مغرب شرعی کی ابتدا سے لیکر مغرب کی سمت موجود سرخی کے خاتمے تک۔

نماز عشاء کا وقت فضیلت: نماز مغرب کے وقت فضیلت کے اختتام سے لیکر رات کا ایک پہر (ایک تہائی) گزر جانے تک۔

بنابریں جس طرح سے سال کے مختلف ایام میں اوقات فجر و مغربین تبدیل ہوتے رہتے ہیں اسی طرح پورے سال میں اوقات ظہرین اور نصف شب بھی بدلتے رہتے ہیں۔

امید ہے پاکستان کی جملہ مساجد کے منتظمین اذان اور نماز با جماعت کے اول وقت میں انعقاد کو یقینی بنائیں گے۔ اسی طرح علمائے کرام بھی اپنے علاقوں میں جہاں ظہر کو اس کے اول وقت سے کافی حد تک مؤخر کر دیا جاتا ہے، اس مسلمہ حقیقت کو واضح انداز میں آشکار

فرمائیں گے۔

آخر میں، میں جناب محمد لقمان ڈار کو خراج تحسین پیش کروں گا جنہوں نے اس مؤثر کتاب کے ترجمے کی ترغیب دلائی اور ترجمے کی اصل متن کے ساتھ تطبیق میں تعاون فرمایا۔ خدا تعالی انہیں دنیا و آخرت کی سعادت نصیب فرمائے اور قبر و حشر میں انہیں اور ان کے والدین و مرحومین کو شفاعت محمد و آل محمد علیھم السلام سے بہرہ فرمائے۔ آمین۔

نیز میں ملت کی خدمت میں ہمہ وقت اور ہمہ جہت مصروف شخصیت جناب مولانا سید محمد ثقلین کاظمی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ پروردگار آپ کی صحت و سلامتی اور طول عمر عنایت فرمائے اور خدمت دین کے لئے مزید ہمت و طاقت نصیب فرمائے۔ آمین۔

خدا تعالی سے دعا ہے کہ وہ بطفیل محمد و آل محمدؐ اس ناچیز کوشش کو مجھ حقیر، میرے اہل خانہ، والدین، اساتذہ اور مرحومین کے لئے ذخیرۂ آخرت قرار دے۔ آمین، رب العالمین۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ الْمُصَلِّیْنَ الذَّاکِرِیْنَ

بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ عِتْرَتِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ

سید ریاض حسین صفوی۔ اسلام آباد

یکم رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق 6 اکتوبر 2005ء

Mob:0300-5517854

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الْعَاقِبَةُ لِاَهْلِ التَّقْوٰى وَ الْيَقِيْنِ، اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ الْمَعْصُوْمِيْنَ، سِيَّمَا اَمَامِ زَمَانِنَا وَ وَلِيِّ اَمْرِنَا، رُوْحِيْ وَ اَرْوَاحُ الْعَالَمِيْنَ لَهُ الْفِدَآءُ.

- اول وقت میں نماز کی ادائیگی عمر میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی سے زندگی میں برکت پیدا ہوتی ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی سے مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی سے چہرے پر نورانیت پیدا ہوتی ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی سے انسان اسلامی کا حقیقی فائدہ پاتا ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی سے دعائیں شرف قبولیت پاتی ہیں۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی سے نمازی کے حق میں دیگر انسانوں کی طرف سے کی جانے والی دعائیں قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہیں۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی سے موت کا فرشتہ مہربانی سے پیش آتا ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی سے انسان سیر ہو کر دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی انسان کو پیاسا مرنے سے بچاتی ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی سے آسانی سے روح قبض ہوتی ہے۔

- اول وقت میں نماز کی ادائیگی قبر کی نورانیت کا باعث ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی سے منکر ونکیر کے سوالات آسان ہو جاتے ہیں۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی قبر میں اور قیامت کے دن انسان کے دامن کو نیکیوں سے مالا مال کر دیتی ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی رحمتِ الٰہی کے نزول کا ذریعہ ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی بشارتِ الٰہی کا باعث ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی کی بدولت انسان میدان محشر میں انسانی صورت میں حاضر ہوگا۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی قیامت کے حساب میں آسانی کا باعث ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی روزِ قیامت مسرت وشادمانی کا باعث ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی کی بدولت انسان کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں تھمایا جائے گا۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی کی بدولت انسان بڑی تیزی سے پل صراط پار کر لے گا۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی سے انسان جنتی بن جاتا ہے۔
- اول وقت میں نماز کی ادائیگی سے انسان کو پیغمبر اکرم اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کی شفاعت نصیب ہوگی۔

اس کے علاوہ بہت سی احادیث جو اول وقت نماز کی ادائیگی کے بارے میں ہیں اسی کتاب میں آپ کی نظروں سے گزریں گی۔

زیرِ نظر کتاب اول وقت میں نماز کی ادائگی کو اہمیت دینے کے متعلق بہت سے دلچسپ واقعات اور احادیث پر مشتمل ہے۔ انشاء اللہ یہ کتاب اس بارے میں مومنین محترم کی معلومات میں اضافے اور آئمہ اطہارؑ کے ماننے والوں کو اول وقت میں نماز کی ادائگی کی ترغیب دلانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

میں اس (ناچیز) تحفے کو امام زمانہ عجل فرجہ کی خدمتِ اقدس میں پیش کرتا ہوں اور اس کا ثواب شہدائے اسلام، علمائے کرام، دین اور اہل بیتؑ کے خدمتگاروں خصوصا امام خمینیؒ مرحوم اور اپنے پیارے بھائی شیخ احمد میر خلف زادہ شہید کی روح کو ہدیہ کرتا ہوں۔ آخر میں انقلاب اسلامی کے رہبر معظم اور ایران کے محترم عوام کے لئے خدا تعالٰی کی بارگاہ سے سلامتی کی درخواست کرتا ہوں۔

محتاج بارگاہ الٰہی

علی میر خلف زادہ۔ قم المقدسہ

۱۴۔۵۔۱۳۷۹ ہجری شمسی (بمطابق 4 اگست 2000ء)

☆☆☆☆☆

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے
کہ آپؐ نے فرمایا:

جو بندہ بھی نماز کے اوقات کی پابندی کرے اور
اوقاتِ طلوع وغروب کی اہمیت کا احساس
کرے، میں اس کے لئے موت میں آسانی،
ہر قسم کے حزن وملال اور دوزخ سے
نجات کی ضمانت دیتا ہوں۔

(بحار الانوار، ج ۸۳، ص ۹)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اول وقت نماز:

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں:

کئی بار ایسا ہوتا تھا کہ پیغمبر اکرمؐ ہم سے اور ہم آپؐ سے باتیں کر رہے ہوتے تھے۔

جیسے ہی نماز کا وقت ہو جاتا، عظمت الٰہی کی طرف توجہ کی وجہ سے آپؐ کی حالت ایسی ہو جاتی کہ گویا نہ تو آپؐ ہمیں پہچانتے ہوں اور نہ ہم آپؐ کو۔ آپؐ ہمارے درمیان سے اٹھ جاتے اور خود کو اول وقت نماز کے لئے تیار فرماتے۔(۱)

(۱) محجۃ البیضاء، ج ۱، ص ۳۵۰

نماز اول وقت اور اہم میٹنگ:

ایک چھوٹے سے کمرے میں جنگ کے بارے میں ایک اہم میٹنگ ہو رہی تھی جس میں آیت اللہ خامنہ ای، حجۃ الاسلام والمسلمین ہاشمی رفسنجانی، محافظین انقلاب فورس اور فوج کے کمانڈر شریک تھے۔

امام خمینیؒ جن کے سر پر سفید ٹوپی تھی، کرسی پر بیٹھے بڑے غور سے میٹنگ کی کاروائی سن رہے تھے۔

میٹنگ کے دوران اچانک آپ نے کمرے میں لگی گھڑی کی طرف دیکھا۔ اس وقت ایک کمانڈر کچھ تفصیلات بیان کر رہا تھا۔ جب وہ چند لمحوں کے لئے خاموش ہوا تو:

امام خمینیؒ کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھے۔ سب نے بڑی حیرت سے آپ کی طرف دیکھا۔ جناب ہاشمی رفسنجانی نے پریشانی کے عالم میں آپ سے پوچھا: آغا صاحب! آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟

آپ مڑے اور بڑے پیار سے کہا: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں۔ نماز کا وقت ہو چکا ہے۔

حاضرین میں سے ایک نے بڑے ادب سے پوچھا:

کیا ہم آپ کی اقتدا میں نماز ادا کر سکتے ہیں؟

آپ نے وضو کے لئے اپنی قمیض کی آستینیں چڑھاتے ہوئے کہا:

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) تپش قلم، ص ۲۷

اول وقت نماز:

محمد عبائی کا کہنا ہے:

حضرت امام خمینیؒ کی اہم خصوصیات میں سے یہ تھا کہ آپ ہمیشہ اول وقت میں نماز ادا کرتے اور مستحب نمازوں کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔

آپ اپنی جوانی کی ابتدا ہی سے جب آپ کی عمر ابھی بیس سال سے بھی کم تھی، ان خصوصیات کے مالک تھے۔

آپ کے بعض دوست بیان کرتے ہیں کہ: پہلے ہم یہ سمجھتے تھے کہ خدانخواستہ آپ دکھاوے کے طور پر نماز کو اول وقت میں ادا کرتے ہیں۔ اسی لئے ہماری یہ کوشش تھی کہ کوئی ایسا کام کریں کہ اگر یہ دکھاوے کے لئے ہے تو یہ سلسلہ بند کریں۔ چنانچہ کافی عرصے تک ہماری یہی سوچ تھی اور ہم نے اس عرصہ میں مختلف طریقوں سے آپ کو آزمایا: مثلاً جیسے ہی نماز کا اول وقت ہوتا، ہم دسترخواں بچھا دیتے، یا کسی جگہ روانگی کا وقت نماز کے عین اول وقت کو مقرر کرتے۔

لیکن آپ فرماتے: ''آپ کھانا کھا لیں، میں نماز پڑھ لوں، جو بچے گا کھا لوں گا''۔ اسی طرح روانگی کے وقت فرماتے: ''آپ تشریف لے جائیں، میں کچھ دیر تک آپ تک پہنچ جاؤں گا''۔

کافی عرصہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا اور نہ صرف آپ کا اول وقت میں نماز ادا کرنا کبھی ترک نہ ہوا بلکہ آپ نے (اپنے مخلصانہ طرز عمل سے) ہمیں بھی اول وقت میں نماز ادا کرنے کا پابند بنا دیا۔(۱)

(۱) امام در سنگرِ نماز، ص ۱۵

دریائے ھور میں نماز:

قمر بنی ہاشم بریگیڈ سے تعلق رکھنے والے رضا دباغ بدر نامی جنگی کاروائی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

بدر کاروائی کی رات ہم کشتی پر سوار ہو کر محاذ کی طرف روانہ ہوئے۔ نماز کا وقت ہو گیا۔ ہمارے ساتھ ایک سفید لمبی داڑھی والے ایک مجاہد بھی تھے۔ انہوں نے (وہیں کشتی ہی میں) ''دریائے ہور'' سے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ وقت بہت کم تھا۔ ہم نے بھی وضو کیا اور نماز ادا کرنے لگے۔ موسم بالکل صاف تھا۔ باد صبا ہمارے دلوں کو نورانیت بخش رہی تھی۔ قبلہ کی سمت کا اندازہ ستاروں کی مدد سے لگایا۔ اس رات کی یہ نماز میری زندگی کی بہترین نماز تھی۔

---

(۱) پیشانی و خاک، ص ۱۴۴

حدیث امام صادق علیہ السلام کا اصل معنی:

محمود بروجردی نقل کرتے ہیں:

ایک اور چیز جسے امام خمینیؒ بہت اہمیت دیتے تھے، اول وقت میں نماز کی ادائیگی تھی۔ آپ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث نقل کیا کرتے تھے کہ: ''نماز کو حقیر و معمولی جاننے والا شخص ہماری شفاعت سے محروم ہو جائے گا''۔

میں نے ایک بار آپ سے عرض کی: ''نماز کو حقیر جاننے سے شاید یہ مراد ہو کہ انسان کبھی نماز پڑھے اور کبھی نہ پڑھے''۔ امام خمینیؒ نے کہا: نہیں، یہ تو شریعت کی (سراسر) خلاف ورزی ہے۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام کی اس سے مراد یہ ہے کہ: (مثلاً) ظہر کا وقت ہو جائے اور انسان اول وقت میں نماز ادا نہ کرے۔ درحقیقت اس نے اس موقع پر کسی اور چیز کو (نماز پر) ترجیح دی ہے۔(۱)

---

(۱) امام در سنگر نماز، ص ۱٦

اول وقت نماز کی فکر:

زہرا اشراقی بیان کرتی ہیں:

آپریشن کے بعد ایک ڈاکٹر نے کہا: ''آغا صاحب نے آنکھیں کھول لیں ہیں اور شعبہ دینی امور کے انچارج آغا انصاری کو بلایا ہے''۔

آغا انصاری نے امام سے کہا: کیا آپ نماز پڑھنا چاہتے ہیں؟۔ امامؒ نے ابرو ہلا کر اثبات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد آپ کسی بھی بات کا جواب نہیں دے رہے تھے بلکہ اپنے ہاتھوں کو ہلا رہے تھے جس سے صاف معلوم ہو گیا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں۔ ان آخری دنوں میں آپ نماز کی اول وقت ادائیگی کے بارے میں مسلسل فکر مند رہتے تھے۔(۱)

---

(۱) امام در سنگر نماز، ص ۲۸

نماز کی خاطر غصه:

مہدی امام جمارانی کا کہنا ہے:

جس روز (امام خمینیؒ) کو ہسپتال لے جایا گیا، آپ نے تاکید کی کہ انہیں نماز ظہرین کا وقت ہو جانے پر اس بارے میں مطلع کر دیا جائے۔ آپ پہلے نماز پڑھتے اور پھر کھانا کھاتے۔

ایک روز دیکھا کہ کھانے کی ٹرے ان کے کمرے میں لائی جا رہی ہے۔ اس پر آپ نے پوچھا: کیا نماز کا وقت ہو چکا؟ وہاں موجود لوگوں نے کہا: جی ہاں! نماز کا وقت ہو چکا۔ اس پر امام نے غصے سے حاضرین کو دیکھا اور کہا: ''تو پھر مجھے بیدار کیوں نہیں کیا؟ انہوں نے جواب میں کہا: آپ کی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے ہم نے آپ کو بیدار نہیں کیا۔ آپ نے ایک بار پھر ناراضگی سے کہا: تم لوگ مجھ سے آخر اس طرح کا سلوک کیوں کرتے ہو؟ کھانا واپس لے جاؤ۔ میں (پہلے) نماز ادا کروں گا۔(۱)

---

(۱) امام درسنگر نماز، ص ۲۸، ۲۹

نماز کی پابندی:

صاحب تفسیر مجمع البیان آیہ شریفہ: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰوتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ﴾ کے ذیل میں کہتے ہیں:

یعنی وہ لوگ نماز کے اوقات اور اس کی حدود کی پابندی کرتے ہیں۔

نیز کتاب کافی میں فضیل سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا: آیہ شریفہ: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰوتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ﴾ سے کیا مراد ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: اس سے مراد واجب نمازیں ہیں جنہیں پابندی سے اول وقت میں ادا کیا جائے۔

اس پر میں نے پوچھا: آیہ شریفہ: ﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ﴾ کی کیا تفسیر ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا: (اس سے مراد) مستحب نمازیں ہیں۔(۱)

---

(۱) تفسیرالمیزان (فارسی ترجمہ) ج۱۵، ص۱۲ و ۱۹

نماز کو ضائع کرنا:

صاحب کتاب کافی اپنے سلسلۂ سند سے محمد بن فضیل سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے خدائے عز شانہ کے اس کلام مبارک: ﴿اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾(۱) کی تفسیر پوچھی تو:

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو نماز کے اول وقت میں ادائیگی کے حق کو ضائع کرے۔(۲)

> اِلٰهِیْ هَبْ لِیْ قَلْبًا یُدْنِیْهِ مِنْکَ شَوْقُهٗ وَ لِسَانًا یُرْفَعُ اِلَیْکَ صِدْقُهٗ وَ نَظَرًا یُقَرِّبُهٗ مِنْکَ حَقُّهٗ
>
> پروردگار! مجھے وہ دل عطا فرما جو تیرے قرب کا مشتاق ہو اور وہ زبان عطا فرما جس کی سچی باتیں تیری بارگاہ میں رسائی کا شرف پالیں اور وہ نظر عطا فرما جس کی حق بینی تیرا قرب نصیب کر دے۔
>
> (اقتباس از: مفاتیح الجنان، مناجات شعبانیہ)

---

(۱) سورۃ الماعون: ۵

(۱) تفسیر المیزان، ج ۲۰، ص ۶۳۵

حضرت سلیمانؑ اور اول وقت نماز:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک دن حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام ظہر کے بعد اپنے گھوڑوں کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؑ انہیں دیکھنے میں مصروف تھے کہ سورج غروب ہو گیا۔ اس پر آپؑ نے ملائکہ سے فرمایا: سورج کو واپس پلٹاؤ تا کہ میں نماز (عصر) کو اس کے وقت کے اندر ادا کر سکوں۔

ملائکہ نے تعمیل کی۔ حضرت سلیمانؑ اٹھے اور اس طرح سے (امام نے اشارے سے بتایا) اپنی پنڈلی اور گردن کا مسح کیا۔ یہ ان کا وضو تھا۔ اس کے بعد آپؑ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ بعد ازاں سورج دوبارہ غروب ہوا اور ستاروں نے چمکنا شروع کیا۔ اور یہ ہے ﴿وَ وَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ ۔۔۔﴾ سے ﴿مَسْحًا بِالسُّوقِ وَ الْاَعْنَاقِ﴾ (۱) تک آیاتِ الٰہی کی تفسیر۔ (۲)

---

(۱) سورہ ص: ۳۰۔۳۳

(۱) پرورشِ روح، ص ۲۳۷

اول وقت نماز اور عالم برزخ:

"رؤیا ازنظر دین وروانشاسی" نامی کتاب کے مصنف کا ایک جواں سال عزیز کسی بیماری کی وجہ سے انتقال کر گیا۔ یہ بہت دیندار، باتقویٰ اور نیک انسان تھا۔ اس کے گیارہ سالہ بیٹے نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کا چہرہ نورانیت سے معمور آفتاب کی مانند چمک رہا تھا۔

یہ بیٹا اپنے باپ سے پوچھتا ہے: بابا جان! آپ کا چہرہ اس قدر نورانی کیوں ہوگیا ہے کہ (حتیٰ) مجھ میں اسے دیکھنے کی تاب نہیں ہے؟

باپ نے جواب دیا: میرے عزیز بیٹے! میں دنیا میں ہمیشہ اپنی نمازوں کی ادائیگی میں اول وقت کی پابندی کیا کرتا تھا۔ اس لئے عالم برزخ میں میرا چہرہ نورانی ہوگیا ہے۔(۱)

---

(۱) نیش قلم، ص ۳۳

شیطان اور نماز:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک نیک وعبادت گذار خاتون تھی جو نماز کا وقت ہوتے ہی ہر کام چھوڑ کر نماز کی ادائیگی میں لگ جاتی تھی۔

ایک دن وہ (تنور پر) روٹیاں پکا رہی تھی کہ اذان شروع ہوگئی۔ اس نے کام وہیں روک دیا اور نماز پڑھنے میں مصروف ہوگئی۔

نماز کے دوران اسے شیطانی وسوسوں نے آلیا کہ: ''تم تو نماز میں لگ گئی ہو اور ادھر تمہاری ساری روٹیاں جل گئی ہیں۔ تم نماز پڑھتی رہو اور ادھر تمہارا بچہ تنور میں (گر کر) جل رہا ہے''۔

لیکن وہ ثابت قدم رہی اور اس نے دل ہی دل میں کہا: ''روٹی کے جل جانے سے بہتر ہے کہ میرا بدن جہنم کی آگ میں جل جانے سے بچ جائے، اور اگر تقدیر الٰہی کا فیصلہ ہے کہ میرا بیٹا جل جائے، تو میں اس کے فیصلے پر راضی ہوں اور ہرگز نماز کو نہ چھوڑوں گی۔ خدا میرے بچے کا حامی وناصر ہے''۔

اس دوران اس کا شوہر گھر آگیا اور دیکھا کہ بیوی نماز پڑھ رہی ہے، تنور میں روٹیاں جل رہی ہیں اور بچہ آگ میں بیٹھا کھیل رہا ہے۔

نماز ختم ہونے پر اس کے شوہر نے بیوی کا ہاتھ پکڑا اور تنور کے پاس لا کر اسے وہ منظر دکھایا۔ (یہ دیکھتے ہی) وہ سجدۂ شکر بجالائی۔

شوہر بچے کو اٹھا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور روٹی و

بچے کا حیرت انگیز قصہ اور اپنی بیوی کی نماز کا واقعہ آپ کے حضور بیان کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"جاؤ اور اپنی بیوی سے دریافت کرو کہ اس نے ایسا کونسا کام کیا ہے جو وہ اس کرامت کی حامل ہوگئی ہے؟ کیونکہ اگر یہ کرامت کسی مرد کو حاصل ہوتی تو اس پر جبرئیل نازل ہوتے"۔

شوہر وہاں سے اٹھ کر بیوی کے پاس آیا اور پوچھا: تم نے ایسا کونسا کام انجام دیا ہے؟۔

اس نے کہا: میں نے آخرت کے کاموں کو دنیا کے کاموں پر مقدم کیا ہوا ہے۔ جیسے ہی میں نے اذان کی آواز سنی، تمام کاموں کو وہیں چھوڑ دیا اور نماز میں مصروف ہوگئی۔

دوسرے یہ کہ جس نے بھی میرے ساتھ زیادتی کی اور مجھے برا بھلا کہا، میں نے کبھی بھی اس کے بارے میں اپنے دل میں نفرت کو جگہ نہیں دی۔ میں نے ہمیشہ اپنے امور اپنے خدا کے سپرد کیئے، اس کی رضا پر راضی رہی، فرمان خدا کو بزرگ سمجھا، مخلوق خدا سے مہربانی سے پیش آئی اور تھوڑا ہی سہی لیکن کبھی بھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔

نیز میں نے کبھی بھی نماز تہجد اور نماز فجر کو ترک نہیں کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر یہ عورت مرد ہوتی تو پیغمبر ہوتی"۔(۱)

---

(۱) تحفة المریدین، ص ۲۴۳

فضلیت نماز:

فرزند امام خمینیؒ سے نقل ہوا ہے کہ: جس دن شہنشاہ ایران سے فرار ہوا، اس دن ہم ''نوفل لوشاتو'' (پیرس) میں تھے۔ تقریباً تین یا چار سو خبر نگار امام کی رہائش کے اردگرد جمع تھے۔ ایک لکڑی کا تختہ رکھا گیا جس پر امام خمینیؒ کھڑے ہوئے۔ چاروں جانب سے کیمرے تصاویر اور فلمبرداری میں مصروف تھے۔ یہ طے کیا گیا کہ ہر نمائندہ صرف ایک سوال کر سکتا ہے۔ ابھی امام سے دو تین سوال ہی پوچھے گئے تھے کہ ظہر کی اذان شروع ہوگئی۔ امام اسی وقت وہاں سے چل پڑے اور فرمایا: ''نماز ظہر کا وقت گزر جائے گا''۔ تمام حاضرین کو امام کے اچانک اس طرح وہاں سے چلے جانے پر بہت حیرت ہوئی۔ ایک شخص نے امام سے درخواست کی کہ چند منٹ ٹھہر جائیں تاکہ کم از کم چار پانچ مزید سوالات ہو جائیں۔ امام نے غصے سے کہا: ''ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا''۔ یہ کہہ کر آپ اپنے مقامِ نماز کی طرف تشریف لے گئے۔ (۱)

---

(۱) سیمای فرزانگان، ص ۱۵۹

اول نماز ، بعد طعام:

ایران کے صدر شہید رجائی کے ایک قریبی دوست کا کہنا ہے:

میں ایک روز دوپہر کے قریب شہید والا مقام رجائی کے پاس تھا۔ اذان شروع ہونے کی آواز آئی تو آپ اپنی جگہ سے اٹھ کر نماز کی تیاری کے لئے جانے لگے۔ عین اسی وقت ان کا ایک ملازم کمرے میں داخل ہوا اور کہا: کھانا تیار ہے، ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ اگر اجازت دیں تو لے آوں۔ شہید رجائی نے کہا: ''نہیں، نماز کے بعد''۔

جب ملازم کمرے سے باہر چلا گیا تو انہوں نے چہرے پر تبسم سجائے بڑے پرسکون انداز میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا: میں نے عہد کر رکھا ہے کہ نماز (ظہر) سے قبل دوپہر کا کھانا نہ کھاؤں۔ اور اگر کسی وقت نماز سے پہلے کھالوں تو اس پر ایک دن روزہ رکھوں گا۔(۱)

---

(۱) روشهای پرورش، ص ۲۹

محفل رفاقت میں نماز:

امام خمینیؒ کے نزدیکیوں میں سے ایک شخص کا کہنا ہے:

(ایک دفعہ) ہم امام خمینیؒ کے ساتھ تہران گئے اور سیدھے آیت اللہ لواسانی کے گھر پہنچے۔ آیت اللہ لواسانی امام خمینیؒ کے بڑے گہرے دوست تھے۔ انہوں نے بڑی محبت سے ہمیں خوش آمدید کہا۔ دونوں دوست آپس میں باتیں کرنے لگے۔ وہ اپنی شخصیت کے مطابق ایک دوسرے سے مناسب حد تک مزاح وغیرہ کر رہے تھے۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ امام ابھی کچھ ہی دیر پہلے سفر کر کے یہاں پہنچے تھے اور اسی وجہ سے تھکے ہوئے بھی تھے لیکن چونکہ اول وقت میں نماز ادا کرنے کے سخت پابند تھے لہٰذا جیسے ہی نماز کا وقت ہوا ایسا محسوس ہوا کہ گویا تمام باتیں بے معنی ہو گئیں اور صرف نماز ظہر کی ادائیگی کا ہی ایک مسئلہ باقی رہ گیا ہے۔ چنانچہ اس محفل کو وہیں خیر آباد کہا اور بڑے خضوع و خشوع سے نماز میں مصروف ہو گئے۔ (۱)

(۱) سرگذشتهای ویژه از زندگی امام خمینیؒ، ج ۳، ص ۳۱

اول وقت میں نماز کے بارے میں نخودکی مرحوم کی نصیحت:

شیخ حسن علی اصفہانی مرحوم المعروف نخودکی کا شمار وادی خراسان کے بڑے عامل اور پائے کے علماء میں سے ہوتا ہے۔ ان کی کرامات اور روحانی پاکیزگی کے بارے میں بہت سی داستانیں مشہور ہیں۔ بیمار اور پریشان حال لوگ ہمیشہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور فیض یاب ہوتے۔ آپ نے اپنی وفات سے ایک ہفتہ قبل بتا دیا تھا کہ میں آئندہ اتوار کو انتقال کر جاؤں گا۔ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کے ذریعہ (اللہ تعالیٰ سے) اس ایک ہفتہ کی مہلت لی ہے تاکہ میں اپنی وصیتوں کی تکمیل کر سکوں۔ آپ اپنے فرزند کے نام اپنی وصیت میں کہتے ہیں:

اے بیٹے! میں تجھے درج ذیل چیزوں کی وصیت و تاکید کرتا ہوں:

پہلی یہ کہ: اپنی نماز ہائے یومیہ کو ان کے اول وقت میں ادا کرنا۔

دوسری یہ کہ: جتنا ہو سکے لوگوں کے مسائل و مشکلات حل کرنے میں سعی کوشش کرنا اور اس بارے میں کبھی ذہن میں نہ لانا کہ فلاں بڑا کام میرے بس سے باہر ہے۔ کیونکہ بندہ جب بھی راہ حق کی جانب قدم اٹھاتا ہے، خدا تعالیٰ ضرور اس کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔

تیسری یہ کہ: سادات عظام کا بہت زیادہ احترام کرنا۔ تمہارے پاس جو کچھ

بھی ہوان پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کرنا۔ اس بارے میں کبھی بھی فقر وتنگدستی سے نہ گھبرانا۔ ہاں اگر تم تہی دامن ہو جاؤ تو پھر تمہاری کچھ ذمہ داری نہیں ہے۔

چوتھی یہ کہ: نماز تہجد سے کبھی غافل نہ ہونا اور ہمیشہ تقویٰ و پرہیز گاری پر کاربند رہنا۔

پانچویں یہ کہ: اتنا علم حاصل کرلینا جو تجھے تقلید کی قید سے نجات دیدے۔(۱)۔

> اِلٰهِیْ هَبْ لِیْ کَمَالَ الْاِنْقِطَاعِ اِلَیْکَ وَ اَنِرْ اَبْصَارَ قُلُوْبِنَا بِضِیَآءِ نَظَرِهَا اِلَیْکَ حَتّٰی تَخْرِقَ اَبْصَارُ الْقُلُوْبِ حُجُبَ النُّوْرِ فَتَصِلَ اِلٰی مَعْدِنِ الْعَظَمَةِ وَ تَصِیْرَ اَرْوَاحُنَا مُعَلَّقَةً بِعِزِّ قُدْسِکَ
>
> معبودا! مجھے توفیق عنایت فرما کہ میں صرف تیری بارگاہ کا ہو جاؤں۔ (معبودا!) ہمارے دلوں کی آنکھیں جب تیری طرف نظر کریں تو انہیں نورانیت سے معمور فرمادے تاکہ یہ دیدہ ہائے دل حجاباتِ نور کو پار کر کے تیری عظمت و بزرگی کے مرکز تک رسائی کا شرف پالیں اور ہماری ارواح تیری قدرت وطاقت کی بلندیوں تک پہنچنے کا شرف حاصل کرلیں۔
>
> (اقتباس از: مفاتیح الجنان، مناجات شعبانیہ)

---

(۱) نشانی از بی نشانها، ص ۳۱

دوران جنگ نماز:

جنگ صفین کے دوران ایک دن حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام جنگ کرتے ہوئے بار بار سورج کی جانب دیکھتے۔

(یہ دیکھ کر) حضرت ابن عباس نے عرض کی: مولا! یہ آپ بار بار سورج کی طرف کیوں دیکھ رہے ہیں؟

حضرتؑ نے فرمایا: میں زوال کا وقت دیکھ رہا ہوں تا کہ (اول وقت میں) نماز ادا کرسکوں۔

ابن عباس نے عرض کی: کیا جنگ کے اس گھمسان میں یہ نماز ادا کرنے کا موقع ہے؟۔

حضرت نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ ہم کس چیز کی خاطر جنگ کر رہے ہیں؟۔ بے شک ان سے ہماری جنگ نماز کی خاطر ہی ہے۔(۱)

---

(۱) بحار الانوار، ج۸۳، ص۲۳

آیۃ اللہ مرزا جواد تہرانی کی نماز:

عظیم معلمِ اخلاق اور عارف زمانہ آیۃ اللہ مرزا جواد تہرانی مرحوم کے ایک فرزند مرحوم آغا تہرانی کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

آغا تہرانی مرحوم نماز کو بہت اہمیت دیتے تھے اور ہمیشہ اسے اول وقت میں ادا کرنے کے پابند تھے۔ آپ نماز کا وقت داخل ہونے سے قبل نماز کے لئے تیار ہو جاتے اور اگر کوئی آپ کے پاس ہوتا تو بار بار اس سے پوچھتے: کیا نماز کا وقت ہو چکا ہے؟

آپ کے فرزند کا بیان ہے: میں نے اپنی پوری زندگی میں آپ کو بغیر کسی عذر کے نماز کو اس کے اول وقت سے مؤخر کرتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ جب آپ بڑھاپے میں روزے سے بھی ہوتے تو پہلے نماز ادا کرتے اور پھر بعد میں افطار فرماتے۔

آپ اپنی زندگی کے آخری دو تین ماہ جو بیماری میں گزرے، ان میں بھی حتی الوسع نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرنے کی پابندی کرتے تھے۔ پھر آپ کی بیماری میں شدت آ گئی اور کئی بار آپ پر بیہوشی طاری ہو جاتی۔ اس دوران بھی جب آپ ہوش میں ہوتے تو نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرنا فراموش نہ کرتے اور نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کرتے رہتے۔ اس دوران سب سے اہم چیز جو ہمیشہ

آپ کے پیشِ نظر رہتی وہ نماز کا وقت تھا۔

مجھے یاد ہے جب آپ حج کی سعادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو رخصت ہوتے ہوئے انہوں نے مجھے جو نصیحت فرمائی وہ یہ تھی: ''بیٹا! نماز کو ہمیشہ اس کے اول وقت میں ادا کرو''۔ نماز پڑھتے ہوئے آپ کے چہرے سے حضورِ قلب کے آثار بالکل واضح عیاں ہوتے۔ یہاں تک کہ سورہ الحمد کے بعض جملات پڑھتے ہوئے آپ کی آواز میں رقت پیدا ہو جاتی۔ بالخصوص آیہ مجیدہ: ﴿اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ﴾ کو حزن بھری آواز کے ساتھ حالت گریہ میں تلاوت فرماتے۔ اس موقع پر صاف معلوم ہو جاتا کہ آپ کا بدن کانپ رہا ہے۔

آپ اپنی ایک آرزو کا اظہار کرتے ہوئے کہا کرتے: میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی دور افتادہ مقام نصیب فرما دے جہاں کوئی شخص موجود نہ ہو، میں بالکل فارغ البال ہوں۔ تا کہ اس مقام پر خضوع و خشوع اور حضورِ قلب کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کر سکوں۔

آپ کے ایک اور فرزند کا کہنا ہے:

بعض اوقات آپ خدائے منان کی نعمتوں کو یاد فرماتے اور رقت بھری آواز میں بڑے پیار سے کہتے: آپ ملاحظہ کریں کہ پروردگار ہم پر کس قدر مہربان ہے۔ اس ذات والا صفات نے ہم ناچیز بندوں لئے قرآن پاک میں ایک سورہ (سورہ فاتحہ) نازل کیا ہے۔ اس سورہ میں بندگانِ الٰہی کا اپنے پروردگار سے راز و نیاز اور خطاب بیان ہوا ہے۔ اس کی تمام آیات ہماری زبان سے پروردگار عالم کی خدمت میں خطاب پر مشتمل ہیں۔ یہ دراصل بندگان خدا کے زبانِ حال کو بیان فرما رہا ہے۔ قرآن

کی اور کوئی بھی سورت اس خصوصیت کی حامل نہیں ہے۔

آپ ایک چھوٹی سے کیتلی بھر پانی سے دو بار اور بعض اوقات تین دفعہ وضو کرتے اور پانی کے بے جا استعمال سے قطعی پرہیز کرتے۔ ایک برتن میں جمع کئے گئے وضو کے استعمال شدہ پانی کے بارے میں کہتے کہ اسے گھر کے باغیچے میں گرایا جائے۔

آپ نے پوری زندگی میں کبھی بھی باقاعدہ پیش نمازی نہیں کی۔ جب آپ محاذ جنگ پر تشریف لے گئے تو وہاں مجاہدین کو اپنی امامت میں نماز جماعت کا شرف بخشا۔ اس بارے میں آپ خود فرماتے ہیں: جب میں دیکھتا ہوں کہ ان مخلص اور فداکار نوجوانوں نے اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے پیش کیا ہوا ہے اور مجھ ناچیز سے نماز کی امامت کا تقاضا کرتے ہیں تو مجھے ان کے اس تقاضے کو رد کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ آپ ہمیشہ نماز کو باجماعت ادا کرنے کی نصیحت فرماتے اور خود بھی حتی الوسع نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھتے، کبھی خود امامت کرواتے اور کبھی کسی اور کی اقتدا میں پڑھ لیتے۔

آپ کے ایک شاگرد کا کہنا ہے: میں آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے اراکی مرحوم کی خدمت میں ان سے ملاقات کے لئے گیا۔ وہاں پر جناب آغا مرزا جواد تہرانی مرحوم کا تذکرہ ہوا تو آقائے اراکی نے فرمایا: آغا جواد تہرانی مرحوم (عرفان کے اس بلندی پر فائز تھے کہ) نماز کے دوران ان کی روح بدن کی قید سے آزاد ہو جاتی تھی۔

آپ نے اپنے وصیت نامے میں تحریر فرمایا تھا: جو شخص مجھے کچھ ہدیہ کرنا چاہے وہ مجھے نماز ہدیہ کرے۔ (کیونکہ نماز مومنین کے لئے بہترین تحفہ ہے)۔(۱)

---

(۱) داستانهای نماز، ص ۱۳۰ و ۱۳۲

وقت نماز کی پابندی:

ایک دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد (نبوی) میں تشریف لائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم آپؐ کے گرد جمع ہو گئے۔ اس موقع پر آپؐ نے فرمایا: ابھی ابھی مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟

اصحابؓ نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔

یہ سن کر آپؐ نے فرمایا: خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جو شخص نماز پنجگانہ کو بروقت ادا کرے اور ہمیشہ اس پر کاربند رہتے ہوئے میرے حضور پہنچے، میں نے اسے جنت نصیب کرنے کا عہد کر رکھا ہے۔ اور جو شخص نماز کو اس کے اول وقت میں ادا نہ کرے اور موت کا شکار ہو جائے، اس شخص کے بارے میں نے کوئی عہد نہیں کیا۔ اگر چاہوں تو اسے عذاب سے دوچار کر دوں گا اور اگر چاہوں تو اسے بخش دوں گا۔ (۱)

---

(۱) ثواب الاعمال، ص ۱۲

نماز کو حقیر جاننے والے کا انجام:

سیدۂ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں سوال کیا کہ: بابا جان! یارسول اللہ!

ایسے مرد اور عورتیں جو اوقاتِ نماز سے لاپرواہی برتتے ہیں اور نماز کو حقیر شمار کرتے ہیں، انہیں کن بلاؤں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بیٹی فاطمہ! جو بھی مرد یا عورت نماز کا حقیر سمجھے، خداوند عالم اسے پندرہ بلاؤں اور مصیبتوں میں مبتلا کرے گا:

ان میں سے چھ دنیا میں، تین مرتے وقت، تین قبر میں اور تین روز قیامت جب وہ قبر سے (حساب وکتاب کے لئے) نکلے گا، اس کا مقدر بنیں گی:

الف) اسی دنیا میں نصیب ہونے والی چھ مصیبتیں:

۱۔ خداتعالیٰ اس کی زندگی سے (ہر قسم کی) برکت کو اٹھا لے گا۔

۲۔ خداتعالیٰ اس کے رزق سے (بھی) برکت کو ختم کردے گا۔

۳۔ اس کے چہرے سے نیکی کے آثار مٹ جائیں گے۔

۴۔ اس کے کسی بھی عمل کی جزا نہیں دی جائے گی۔

۵۔اس کی دعا آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگی (درجہ قبولیت نہیں پائے گی)۔
۶۔اسے نیک بندوں کی دعاؤں میں شامل نہ کیا جائے گا۔(۱)

(۱) نماز کو ہلکا (حقیر) سمجھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان بعض بے دین افراد کی طرح اپنی زبان سے اس امر کا اظہار کردے کہ میں نماز کی کسی اہمیت کا قائل نہیں ہوں۔ ایسے افراد بہت کم ہوتے ہیں اور روایات کا مقصود یہ افراد نہیں ہیں کہ ان کا اصل اسلام ہی مشکوک ہے۔ نماز کے بارے میں کوئی بحث نہیں ہے۔

نماز کے استخفاف کا مفہوم وہی ہے جو ائمہ طاہرین علیہم السلام نے بیان فرمایا ہے کہ انسان اس کی عظمت سے باخبر نہ ہو اور اسے وہ درجہ نہ دے جو پروردگار عالم کی طرف سے اسے حاصل ہے۔ جیسا کہ امیر المومنینؑ نے ایک نمازی سے فرمایا: ''اگر نماز کی حقیقت سے باخبر نہیں ہے تو نماز کی قیمت کیا ہے''۔ اور اس کے بعد ارشاد فرمایا: ''حقیقتِ نماز یہ ہے کہ تکبیر کہتے وقت پروردگار کی ہر طرح کی عظمت کا اقرار کرے۔ رکوع کرتے وقت اپنے کو اس کے سامنے جھکا دے چاہے گردن کٹ جائے۔ سجدہ کرتے وقت یہ احساس پیدا کرے کہ اس خاک سے پیدا ہوئے ہیں اور ایک دن پھر اسی خاک میں جانا ہے اور پھر قیامت میں دوبارہ اس خاک سے اٹھائے جائیں گے''۔

نمازیوں میں بے شمار افراد ایسے ہیں جو اپنے حقائق سے باخبر نہیں ہیں اس لئے نماز کو بطور رسم ادا کرتے ہیں کبھی اول وقت میں، کبھی آخر وقت پر اور کبھی کسی کام مشغول ہو گئے تو ترک بھی کر دیتے ہیں اور بعض احمق تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ نماز قضا ہو سکتی ہے تو وقت کے اندر پڑھنے کی کیا ضرورت ہی کیا ہے۔

ان جاہلوں کو یہ خبر نہیں ہے کہ نماز وقت کی قید کے ساتھ واجب ہوتی ہے اور اسے وقت سے ٹال دینا حرام اور جرم عظیم ہے۔ پرودگار ایسے شخص کی نماز کی کوئی قیمت نہیں لگاتا ہے جو نماز کو قصداً قضا کر دیتا ہے۔ یہ اور بات کہ بعد میں راہ راست پر آ کر قضا کے طور پر ادا کر دیتا ہے تو اسے معاف بھی کر سکتا ہے۔ لیکن یہ صرف اس کا کرم ہے۔ یہ کوئی قانون نہیں ہے کہ انسان قضا کرتا جائے اور پرودگار معاف کرتا جائے۔ نماز کی واقعی اہمیت کا درست ادراک نہ رکھنے کی وجہ سے ہی اکثر نمازی حضرات بھی ان بلاؤں میں گرفتار نظر آتے ہیں اور انہیں اس امر کا احساس نہیں ہے کہ اس کا راز حکومت، سماج، نوکری، دکان اور دفتر نہیں ہے۔ بلکہ اس کا راز نماز کو ہلکا اور حقیر قرار دینا ہے جس کے بعد انسان کی کوئی قیمت نہیں رہ جاتی ہے۔

(باقی اگلے صفحے پر)

(بقیہ از گذشتہ صفحہ:) آج ہماری زندگیاں اس قدر بے برکت ہوگئی ہیں کہ ۲۴ گھنٹوں میں سوائے چند رکعت نماز کے کوئی کارِ خیر نظر نہیں آتا۔ چند آیات قرآن کی تلاوت کی توفیق ہوتی ہے نہ چند صفحات کتاب کے مطالعہ کی۔ نہ چند سطریں لکھنے کی نوبت آتی ہے اور نہ چند مسائل بیان کرنے کی۔ نہ راہِ خدا میں چند پیسے خرچ کرنے کا موقع ملتا ہے اور نہ کسی غریب محتاج کی مالی امداد کا۔ ان تمام باتوں کو زندگی کی بے برکتی نہ کہا جائے گا تو اور کیا کہا جائے گا۔

یہی حال رزق کے بے برکت ہونے کا ہے کہ پیسہ کماتے جارہے ہیں اور پریشانی بڑھتی جارہی ہے اور الزام سکہ کی قیمت کو دے رہے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ساری پریشانی کا راز سکہ کی قیمت کا گرجانا ہے تو غریب کو زیادہ پریشان ہونا چاہیے۔ حالانکہ بعض اوقات وہ زیادہ مطمئن نظر آتا ہے اور دولتمند ہی پریشان دکھائی دیتے ہیں اور پیسہ ان راہوں میں چلا جاتا ہے جن کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔ عالم یہ ہوتا ہے کہ غذائیات میں دوا روٹی کی جگہ لے لیتی ہے اور غذا کی تخفیف اور احتیاط زندگی کا جزو بن جاتی ہے۔

چہروں سے رونق ختم ہوگئی ہے۔ جسے دیکھ کر انسان دور سے محسوس کرلیتا تھا کہ یہ کوئی بندۂ صالح ہے اور اس کے چہرہ پر ایمان کا نور پایا جاتا ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کا حال بھی واضح ہے کہ انسان دعاؤں سے زیادہ دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا شکوہ کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ شاید اس طرح دعا قبول ہوجائے گی۔ حالانکہ روایت میں وارد ہوا ہے کہ بدترین انسان وہ ہے جو مخلوق کی فریاد خالق سے کرنے کی بجائے خالق کی شکایت مخلوق سے کرے۔ آخرت کی مصیبت کا ہمیں احساس بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس کا تعلق عالم غیب سے ہے۔ پروردگار بہتر جانتا ہے کہ وہ کب ہمیں دوسروں کی دعاؤں میں شریک قرار دیتا ہے اور کب قرار نہیں دیتا۔ ہمیں اس کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ یہ اس کے کرم کا مسئلہ ہے کہ جب کوئی بندہ مومنین کی مغفرت کی دعا کرتا ہے تو وہ مومنین کی فہرست میں ہمارا نام بھی شامل کرلیتا ہے۔ لیکن اس کا اعلان ہے کہ انسان اگر نماز کو اہمیت نہیں دے گا تو میں اسے اس برکت سے محروم کردوں گا اور اس کا نام صالحین کی دعا میں شامل نہیں کروں گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نہ اپنی دعا آسمان تک جانے کے قابل رہ جائے گی اور نہ صالحین کی دعاؤں میں شامل ہونے کا موقع ملے گا تو زندگی کا سہارا کیا ہوگا؟۔ بلکہ امیر المومنین علیہ السلام کا واضح ارشاد ہے کہ: "بندہ دعا کے علاوہ کسی شے کا مالک نہیں ہے"۔ اور جب دعا بھی اختیار سے نکل گئی تو اس سے بڑا فقیر اور مفلس کون ہوگا۔

(از: علامہ ذیشان حیدر جوادی مرحوم)

ب) وہ تین بلائیں اور مصیبتیں جن میں وہ موت کے وقت گرفتار ہوگا:

ا۔ ذلت کے عالم میں اس دنیا سے رخصت ہوگا۔

۲۔ اس دنیا سے بھوکا اٹھے گا۔

۳۔ اس دنیا سے پیاسا اٹھے گا۔ چاہے اسے پوری دنیا کے دریاؤں سے سیراب کیا جائے۔(۱)

ج) وہ تین بلائیں اور مصیبتیں جن میں قبر کے اندر مبتلا ہوگا:

ا۔ خداتعالیٰ اس فرشتے کو مقرر فرمائے گا جو قبر میں اسے عذاب دے گا۔

۲۔ اس کے لئے قبر تنگ ہوجائے گی۔

۳۔ اس کے قبر تاریک رہے گی۔(۲)

د) اور وہ تین بلائیں اور مصیبتیں جو روز قیامت اس کا مقدر بنیں گی:

ا۔ خداتعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر کرے گا جو اسے چہرے کے بل زمین پر گھسیٹے گا اور تمام اہل محشر اس کا تماشا کر رہے ہوں گے۔

---

(۱) ظاہر ہے جب ہمیں دنیا کے مصائب کا احساس نہیں ہے جبکہ ہوش وحواس سلامت ہیں تو وقتِ موت کے مصائب کا کیا احساس ہوگا جب ہوش وحواس معطل ہوجاتے ہیں اور اگر احساس ہوا تو اس کا علاج کیا ہوگا۔ علاج دنیا میں ہے کہ انسان نماز کی عظمت کا اہتمام کرے اور اسے معمولی نہ قرار دے۔ یہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم ہے کہ مستقبل کے خطرات سے آگاہ فرمادیا ہے ورنہ ہم بدحواسی میں زندگی گزاردیتے اور بالآخران تمام مصائب سے دوچار ہوجاتے۔ (از: علامہ ذیشان حیدر جوادی مرحوم)

(۲) درحقیت قبر کا عالم اس ظاہری عالم کا ایک نمونہ اور نتیجہ ہے۔ جب انسان نے پروردگار کے ساتھ بہترین برتاؤ نہیں کیا تو ملائکہ اس کے ساتھ بہترین برتاؤ کس طرح کرسکتے ہیں اور جب اس نے عبادت کے لئے اپنے دل میں وسعت پیدا نہیں کی تو قبر میں وسعت کس طرح سے پیدا ہوسکتی ہے اور جب نماز جیسے نور کامل کا انتظام نہیں کیا تو اندھیرے کے علاوہ وہاں کیا ہاتھ آئے گا۔ (باقی اگلے صفحے پر)

۲۔اس کا حساب وکتاب بہت سخت ہوگا۔

۳۔خدا تعالیٰ اس پر نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا اور وہ عذاب ابدی میں گرفتار ہو جائے گا۔(۱)،(۲)

(باقی از صفحہ گذشتہ) واضح رہے کہ روایت میں ائمہ طاہرین علیہم السلام کے مومن کی قبر میں آنے کا ذکر مسلسل کیا گیا ہے اور اس روایت میں صدیقہ طاہرہ علیہا السلام نے قبر کے اندھیرے کی خبر دی ہے جبکہ نور مجسم کے ہوتے ہوئے اندھیرے کا کوئی تصور نہیں ہے۔

ان دونوں روایتوں کو جمع کرنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ نماز کو معمولی سمجھنے والے کو معصومین علیہم السلام بھی اپنے وجود مبارک کا شرف نہ بخشیں گے اور ان کا اعلان بھی یہی ہوگا کہ جو اپنے پروردگار سے مخلصانہ تعلقات نہیں رکھنا چاہتا، ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہم اس کی قبر کو منور بنا سکتے ہیں۔
(از: علامہ ذیشان حیدر جوادی مرحوم)

(۱) سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۴۴

(۲) ان تینوں مصائب کی بنیاد بھی واضح ہے کہ عبادت الٰہی کو حقیر سمجھنے والے کو ذلت کے علاوہ کیا بدلہ دیا جاسکتا ہے۔ نظرِ عنایت بھی اس بات کی محتاج ہے کہ انسان پروردگار کی بندگی پر نظر رکھے ورنہ اسے نظر انداز کر دینے والا کسی نظرِ عنایت کا مستحق نہیں ہے۔ پروردگار بے نیاز ہے، بندہ بے نیاز نہیں ہے اور بندہ محتاج ہے، پروردگار محتاج نہیں ہے۔
(از: علامہ ذیشان حیدر جوادی مرحوم)

نماز کے موقع پر امام حسنؑ کی حالت:

مروی ہے کہ: حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام جب وضو فرما کر نماز کے لئے تیار ہوتے تو آپؑ کے چہرہ مبارک کا رنگ دگرگوں ہو جاتا اور آپؑ کے وجود مبارک کا جوڑ جوڑ کانپنے لگتا۔

جب آپؑ سے اس حالت کا سبب دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: مناسب تو یہی ہے کہ جو شخص بارگاہِ الٰہی میں کھڑا ہو، اس کا رنگ اڑ جائے اور اس کے بدن کا ہر ہر جوڑ کانپنے لگے۔(۱)

اول وقت نماز کا اجر:

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہمکلام تھے۔ انہوں نے پروردگار عالم کی بارگاہ میں عرض کی: خدایا! اول وقت میں نماز ادا کرنے والے کا کیا اجر ہے؟

خداوند عالم نے فرمایا: میں اس کی حاجات اور خواہشات کو پورا کرتا ہوں اور جنت کو اس پر حلال کر دیتا ہوں۔(۲)

---

(۱) بحار الانوار، ج ۷۰، ص ۴۰۰

(۲) بحار الانوار، ج ۸۲، ص ۲۰۲

نماز کے وقت سے غفلت:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ مبارکہ: ﴿اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ: کیا "ساہون" سے مراد شیطانی وسوسہ ہے؟

آپ نے فرمایا: نہیں، یہ درست ہے کہ ہر انسان کسی حد تک شیطانی وسوسے کا شکار رہتا ہے۔ لیکن اس آیہ مجیدہ میں "ساہون" سے مراد نماز سے غفلت ہے۔ وہ بھی اس طرح سے کہ اس کی اول وقت میں ادائیگی کو فراموش کر دیا جائے۔ (۱)

شفاعت پیغمبرؐ نصیب نہ ہوگی:

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال سے پہلے بیمار تھے۔ اسی بیماری میں آپ کچھ دیر کے لئے سوئے اور چند لحوں بعد بیدار ہوئے تو فرمایا:

میری شفاعت اس شخص کو نصیب نہیں ہوگی جو نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرنے میں تاخیر کرے۔ (۲)

---

(۱) وسائل الشیعہ، ج ۳، ص ۸۳

(۲) بحار الانوار، ج ۸۳، ص ۲۰

وقت نماز کو ضائع کردینا:

داؤد بن فرقد کہتے ہیں:

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ مجیدہ ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا﴾(۱) کی تفسیر کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا:

واجب نماز کو ہر صورت میں اس کے معین کردہ وقت میں پڑھا جائے۔ اس میں صرف اتنی حد تک تعجیل یا تاخیر قابل قبول ہے جس سے نماز ضائع نہ ہو جائے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایک قوم کے بارے میں ارشاد فرمایا: انہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی، یہ لوگ جلد ہی اس کا خمیازہ بھگتیں گے۔(۲)

---

(۱) سورۃ النساء:۱۰۳

(۲) وسائل الشیعہ، ج۳، ص۱۹

وقت نماز کا خیال رکھنا:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ملک الموت حضرت عزرائیلؑ کا کہنا ہے: زمین کے مشرق و مغرب کا کوئی ایسا گھر یا کٹیا نہیں کہ جنہیں میں روزانہ پانچ مرتبہ نہ دیکھوں۔

رسول اکرمؐ نے (اس بارے میں) فرمایا کہ: حضرت عزرائیلؑ نمازوں کے اوقات پر انہیں دیکھتا ہے۔ اگر یہ ایسے لوگ ہوں جو اپنی نمازوں کو اول وقت میں ادا کرتے ہوں اور اوقات نماز کی پابندی کرتے ہوں تو وہ خود انہیں موت کے وقت شہادتین کی تلقین کرتا ہے اور شیطان کو ان سے دور کر دیتا ہے جو اس موقع پر ان کا ایمان سلب کرنے کے درپے ہوتا ہے۔(۱)

---

(۱) وسائل الشیعہ، ج۳، ص ۷۹

وقت نماز:

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ایک شخص کشتی میں سوار ہے اور نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ کشتی سے اتر کا سمندر کے کنارے خشکی پر نماز پڑھے۔ لیکن کنارہ قریب نہیں۔ کیا یہ شخص کشتی ہی میں اول وقت میں نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟

حضرتؑ نے فرمایا: اسے حضرت نوح علیہ السلام کی نماز کو مد نظر رکھ کر کشتی ہی میں نماز ادا کرنا چاہیے۔ (کیونکہ حضرت نوحؑ نے بھی کشتی ہی میں نماز ادا فرمائی تھی)۔ اگر وہ اس حالت میں کھڑے ہو کر نماز ادا نہ کر سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے۔(۱)

(۱) بحار الانوار، ج ۸۴، ص ۹۸

عاشور کے دن کی نمازِ ظہر:

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے بہت سے باوفا اصحابؓ خاک و خون میں غلطاں ہو کر شہادت کے عظیم درجہ پر فائز ہو چکے تھے۔ اسی دوران امام مظلوم کے ایک جانثار ساتھی ''ابو ثمامہ صیداوی'' نے دیکھا کہ نمازِ ظہر کا وقت ہو چکا ہے۔ فوراً امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: مولا! میری جان آپؑ پر قربان ہو، میں دیکھ رہا ہوں کہ ان بے دین دشمنوں نے بڑی سخت جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ لیکن میں اپنے جیتے جی آپؑ کو کچھ نہیں ہونے دونگا۔ مولا! میری خواہش ہے کہ اپنی آخری نماز آپؑ کی اقتدا میں ادا کروں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے آسمان کی طرف دیکھا اور یہ دیکھ کر کہ نمازِ ظہر کا وقت ہو چکا ہے، فرمایا: اے ابو ثمامہ! تو نے نماز کی یاد کی ہے۔ خدا تعالیٰ تمہیں نمازیوں میں شمار فرمائے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اس گروہ سے کہو کہ کچھ دیر کے لئے جنگ روک دیں تا کہ ہم نماز ادا کر لیں۔

اس موقع پر لشکر یزید کے ایک سپاہی نے بڑی گستاخی اور بے شرمی سے بلند آواز میں کہا کہ: ''بارگاہِ الٰہی میں تمہاری نماز قبول نہیں ہے''۔

اصحاب امام حسینؑ میں زہیر بن قین اور عبداللہ بن سعید یہ منظر دیکھ کر امام

علیہ السلام کے سامنے کھڑے ہو گئے تا کہ آپ نماز ظہر ادا کر لیں۔ان دونوں عظیم جانثاروں نے خودکو دشمن کے تیروں اور نیزوں کی ڈھال بنالیا اور امام حسین علیہ السلام نے شمشیر وخون کے اس کارزار میں اپنے اب تک باقی رہ جانے والے تھوڑے سے بے مثل و بے مثال اصحاب باوفا کے ساتھ اول وقت میں فریضۂ نماز ادا کیا۔(۱)

اِلٰهِی وَ اَلْهِمْنِیْ وَلَهًا بِذِکْرِکَ اِلٰی ذِکْرِکَ وَ هِمَّتِیْ فِیْ رَوْحِ نَجَاحِ اَسْمَآئِکَ وَ مَحَلِّ قُدْسِکَ اِلٰهِیْ بِکَ عَلَیْکَ اِلَّا اَلْحَقْتَنِیْ بِمَحَلِّ اَهْلِ طَاعَتِکَ وَ الْمَثْوَی الصَّالِحِ مِنْ مَرْضَاتِکَ فَاِنِّیْ لَا اَقْدِرُ لِنَفْسِیْ دَفْعًا وَّ لَا اَمْلِکُ لَهَا نَفْعًا

پروردگارا! مجھے اپنے ذکر کے ذریعے اپنے کا شوق وولولہ عطا فرما اور مجھے اپنے اسمائے حسنٰی سے مسرور ہونے اور اپنے پاک و مقدس مقام سے سکونِ قلب حاصل کرنے کی ہمت عطا فرما۔ تجھے تیری ذات کا واسطہ! مجھے اپنے فرمانبردار بندوں میں شامل فرما لے اور اپنی رضا وخوشنودی کے مقام تک رسائی عطا فرمادے۔ کیونکہ میں (خود اپنے طور پر) نہ تو اپنے نفس سے کسی مصیبت کو دور کر سکتا ہوں اور نہ اسے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہوں۔

(اقتباس از: مفاتیح الجنان، مناجات شعبانیہ)

(۱)منتھی الآمال، ج ۱، ص ۴۲۰

نماز کے وقت کی طرف دھیان:

۔۔۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے حکم سے ایک گدھے اور خچر کو سواری کے لئے تیار کیا گیا۔ میں امام علیہ السلام کے احترام کی خاطر جلدی سے آگے بڑھا اور گدھے پر سوار ہو گیا تا کہ آپؑ خچر پر سوار ہو سکیں۔

آپؑ نے فرمایا: اگر چاہو تو گدھا مجھے دے سکتے ہو۔

میں نے کہا: خچر آپؑ کے لئے زیادہ مناسب وموزوں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: گدھا میرے لئے سواری میں زیادہ آسان ہے۔

میں گدھے سے نیچے اترا اور خچر پر سوار ہو گیا اور حضرتؑ گدھے پر سوار ہوئے۔ ہم جا رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ آپؑ نے فرمایا: اتر کر نماز پڑھ لیں۔ اس کے بعد آپؑ نے فرمایا:

یہاں کی زمین بہت زیادہ نمک والی ہے اور اس جگہ نماز درست نہیں ہے۔ (یعنی مکروہ ہے)۔ ہم وہاں سے چل کر سرخ مٹی والی زمین میں پہنچے اور نماز کے لئے تیار ہو گئے۔ اس جگہ ایک جوان بکریاں چرا رہا تھا۔ حضرتؑ نے چرواہے اور بکریوں کی طرف دیکھ کر مجھے فرمایا: خدا کی قسم! اگر ہمارے (حقیقی) شیعوں کی تعداد ان بکریوں کے برابر ہوتی تو خانہ نشینی مجھ پر جائز نہ ہوتی (اور میں قیام کرتا)۔

پھر ہم سواریوں سے نیچے اترے اور نماز ادا کی۔

میں نے نماز ادا کرنے کے بعد بکریوں کو گنا تو ان کی تعداد سترہ تھی۔ (۱)

---

(۱) اصول کافی، ج ۲، ص ۲۴۲

دوران راہ خدا کا ساتھ:

مشکین شہر سے تعلق رکھنے والے قاضی جہانی بیان کرتے ہیں:

(ایران۔عراق جنگ کے دوران) ہم لائن کی صورت میں آگے بڑھ رہے تھے۔ ہم سے تین میٹر آگے ایک اور لائن آگے جارہی تھی۔ ہم رمضان نامی جنگی کاروائی کا آغاز کرنے جارہے تھے۔ اندھیرا چھا رہا تھا۔ ہمارے کمانڈر کا کہنا تھا کہ: آگے اٹھارہ کلومیٹر تک ریت ہی ریت ہے۔ ہوشیار رہنا، شاید دشمن ریت کے ٹیلوں کے پیچھے چھپا بیٹھا ہو۔ ہم نے ایک نظر ریت کے ان ٹیلوں کی جانب دوڑائی جو خاموشی سے گزرتے جارہے تھے۔ ہم کسی بھی آواز کو سننے کے لئے بالکل چوکنا تھے۔ اچانک میرے کاندھے پر ایک ہاتھ لگا۔ یہ مجھ سے پیچھے والا مجاہد تھا۔ وہ کوئی پیغام دینا چاہتا تھا۔ میں اس کے قریب ہوا تو اس نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ میں نے وہی پیغام اگلے فوجی کو دیا۔ ہم سب باوضو تھے۔ ہم نے اسی راستے میں نماز ادا کی۔ یہ ہماری پہلی نماز تھی جسے ہم نے مکمل خضوع وخشوع سے ادا کیا۔(۱)

---

(۱) پیشانی و خاک، ص ۶۵

ایک بزرگ شخصیت کی نماز:

ایک اہم بزرگ شخصیت سے ان کی نماز کی ادائیگی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے یوں جواب دیا:

جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو وضو کرتا ہوں اور جس جگہ نماز پڑھنا ہو وہاں چلا جاتا ہوں۔ یہاں کچھ دیر بیٹھتا ہوں تا کہ میرے اعضاء و جوارح پر سکون ہو جائیں۔ پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں۔ کعبہ کو اپنی پیشانی کے عین درمیان قرار دیتا ہوں۔ اس حالت میں، میں پل صراط کو اپنے قدموں تلے، جنت کو اپنی دائیں جانب، جہنم کو بائیں جانب اور ملک الموت کو اپنے عقب میں محسوس کرتا ہوں۔ میں اس نماز کو اپنی آخری نماز سمجھتا ہوں۔

بنابریں خوف و رجاء کی صورت میں پڑ کر تکبیرۃ الاحرام کہتا ہوں۔ اور (نماز میں پڑھی جانے والی) قرآنی سورتوں کی آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتا ہوں۔

عجز و فروتنی کے ساتھ رکوع بجالاتا ہوں اور خشوع کی حالت میں سجدہ میں جاتا ہوں۔ (سجدہ سے اٹھ کر) اپنے بائیں کولہے کے بل بیٹھتا ہوں۔ اپنے بائیں پاؤں کی پشت کو اپنا فرش قرار دیتا ہوں اور دائیں پاؤں کو انگوٹھے پر رکھتا ہوں اور خلوص نیت کے ساتھ نماز کو تمام کرتا ہوں۔ اس حالت میں کہ مجھے معلوم نہیں کہ میری نماز قبول بھی ہے یا نہیں۔(۱)

(۱) جامع السعادات، ج۳، ص ۳۱۰

حضرت امام رضاؑ کی اول وقت میں نماز:

ابراہیم بن موسیٰ القزاز کہتے ہیں:

حضرت امام علی رضا علیہ السلام اپنے ایک چاہنے والے کے استقبال کے لئے اپنے دولت کدہ سے روانہ ہوئے۔ اسی اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرتؑ اپنے اصحاب کے ہمراہ وہاں موجود ایک محل کی طرف گئے اور ایک بڑی چٹان کے پاس سواری سے اترے۔ آپؑ نے اذان دینے کا حکم دیا۔ راوی کا کہنا ہے کہ میں نے عرض کی: مولا! کچھ ساتھی پیچھے رہ گئے ہیں، کیا ان کا انتظار نہ کر لیا جائے؟

آپؑ نے جواب میں فرمایا: خدا تمہاری مغفرت کرے۔ کسی عذر کے بغیر نماز کو اس کے اول وقت سے مؤخر نہیں کرنا چاہیے۔ تمہیں چاہیے کہ نماز کو ہمیشہ اس کے اول وقت میں ادا کرو۔(۱)

---

(۱) قیامت در قرآن، ص ۳۴

سب سے پہلے:

امام خمینیؒ مرحوم کے بیت معظم کے انچارج حجۃ الاسلام توسلی کا بیان ہے:

امام خمینیؒ ہسپتال میں داخل تھے۔ ڈاکٹروں نے ان کے درد کے آرام کے لئے کچھ گولیاں تجویز کر رکھی تھیں۔ چونکہ امام جانتے تھے یہ گولیاں خواب آور ہیں لہٰذا انہوں نے ڈاکٹروں سے کہہ رکھا تھا کہ نماز کے وقت انہیں بیدار کر دیا جائے۔

ایک دن نماز ظہر کے وقت امامؒ کے آرام کا خیال رکھتے ہوئے انہیں بیدار نہ کیا گیا۔ دوپہر کے کھانے کا وقت ہو گیا تو کھانے کا ٹرے آپ کے ٹیبل پر رکھ دیا گیا۔ آپ بیدار ہوئے تو کھانے کا ٹرے سامنے دیکھ کر متعجب ہوئے۔

آپ نے پوچھا: کیا نماز اور کھانے کا وقت ہو گیا ہے؟

ایک ڈاکٹر نے کہا: اذان ہوئے کافی وقت گزر چکا ہے۔ ہم نے آپ کی حالت کو دیکھتے ہوئے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

امام خمینیؒ یہ سن کر ناراض ہو گئے اور کہا: کھانا اٹھا لو۔ اور پھر نماز کی ادائیگی میں مصروف ہو گئے۔(۱)

---

(۱) پیشانی و خاک، ص ۸۳

خوشبو:

امام خمینیؒ مرحوم کے بیت معظم کے انچارج حجۃ الاسلام جناب توسلی بیان کرتے ہیں:

امام خمینیؒ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ہمیں عجیب محسوس ہوتا تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے آپ کا پورا وجود نماز ادا کر رہا ہو۔ جب چند نوجوان اس موقع پر آپ کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ کہتے: اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ نماز کے وقت، سب کو نماز پڑھنا چاہیے۔

آپ نماز کے وقت (ہمیشہ) عطر لگاتے تھے۔ شاید آپ نے خوشبو لگائے بغیر کوئی نماز ادا نہیں کی۔ یہاں تک نجف اشرف میں قیام کے دوران رات کو مکان کی چھت پر نماز تہجد ادا کرتے ہوئے بھی خوشبو کا استعمال ضرور فرماتے تھے۔ (۱)

---

(۱) پیشانی و خاک، ص ۱۴۰

اوقات نماز کی اھمیت:

علامہ مرحوم اور آیت اللہ بہجت آقائے قاضیؒ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے: واجب نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرنے والا شخص اگر مقاماتِ عالیہ پر فائز نہ ہو تو مجھ پر لعنت بھیجے۔ (یا حتیٰ کہتے کہ میرے منہ پر تھوک پھینکے)۔

اول وقت، ایک عظیم راز ہے، ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ﴾ اپنے اندر ایک علیحدہ معنی رکھتا ہے جو ﴿اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ سے مختلف ہے۔ انسان کا پابندی سے اول وقت میں نماز ادا کرنا بذات خود بہت سے فوائد و آثار کا حامل ہے۔ خواہ اس وقت وہ حضورِ قلب بھی نہ رکھتا ہو۔(۱)

---

(۱) در محضر بزرگان، ص ۹۹

نماز کی کشش:

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کو، رات کے کھانے کو اور نہ ہی کسی اور چیز کو نماز پر فوقیت دیتے۔

جب بھی نماز کا وقت ہوتا، تو نہ گھر والوں کو پہچانتے اور نہ اصحاب کو۔(۱)

(۱)سنن بنور، ص ۱۴.

اول وقت میں نماز:

❁ نمازوں کی قبولیت کے اسباب میں سے ایک انہیں اول وقت میں ادا کرنا ہے۔ مروی ہے کہ اول وقت میں پڑھی جانے والی نماز آسمان کی طرف جاتی ہے اور نورانیت ودرخشندگی سے معمور ہو کر پڑھنے والے کی جانب واپس آتی ہے۔

❁ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اول وقت میں نماز ادا فرماتے ہیں۔ اسی طرح اولیاء اللہ اور صالحین بھی اول وقت میں نماز ادا کرتے ہیں۔ پس جو بھی ان کی طرح اول وقت میں نماز ادا کرے، تو اس کی نماز بھی ان عظیم لوگوں کی نماز کے ساتھ اوپر جائے گی اور شاید اس بندے کی غیر مقبول نماز ان ہستیوں کی نماز کے طفیل شرف قبولیت پالے۔

❁ اول وقت میں نماز ادا کرنے والے کی موت کے وقت ملک الموت آ کر خود اسے شہادتین کی تلقین کرتا ہے۔

❁ اول وقت میں نماز ادا کرنے والے شخص کو جب قبر میں رکھا جائے گا تو اس کی قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ کی صورت اختیار کرلے گی۔(۱)

---

(۱) ثمرات الحیاۃ، ج۳، باب فضیلت نماز

نماز اور آخرت:

میں (مصنف کتاب ہذا) نے ایک مرتبہ خواب میں آقا سید عبداللہ اصفہانی کے فرزند آقائے محمد ذاکرزادہ مرحوم کو دیکھا۔ سید محمد ذاکرزادہ مرحوم ۱۳۷۱ھ میں سفر حج کے دوران انتقال کر گئے تھے۔ اب مرحوم کی وفات کو کئی سال گزر چکے تھے۔ خواب میں بھی مجھے یہ پتہ تھا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے۔

میں جلدی سے ان کے قریب پہنچا اور پوچھا کے اس دیار آخرت میں کونسی چیز کام آتی ہے۔ انہوں نے کہا: ''اول وقت کی نماز، اول وقت کی نماز'' اور پھر آپ فوراً مجھ سے دور چلے گئے۔

اس خواب کو کافی عرصہ گزر گیا۔ جب میرے اس خواب کا مرحوم کے فرزند آقائے سید علی ذاکرزادہ کو علم ہوا تو انہوں نے کہا:

میرے والد گرامی اول وقت میں نماز کی ادائیگی کے سخت پابند تھے۔ حتیٰ فجر کی نماز کو بھی قم میں ہمارے گھر (کوچہ الحاج معمار، چہار مردان۔ قم) کے سامنے واقع چھوٹی سی مسجد میں اول وقت میں ادا فرمایا کرتے تھے۔

اسی طرح میں نے آیۃ اللہ آقائے شیخ مرتضیٰ حائری کو بھی عالم رؤیا میں دیکھا اور مذکورہ واقعہ کے مشابہ واقعہ پیش آیا۔

اس موقع پر میں نے ان کی خدمت میں عرض کی: ہم قرآن کی کوئی آیت پڑھ کر یا دعائے خیر کے ساتھ آپ کو یاد کر لیا کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا:

ایسا ہی مناسب ہے، ایسا ہی مناسب ہے۔ اور تیزی سے تشریف لے گئے۔

خدا ان بزرگواروں کو جنت الفردوس میں اپنا خاص قرب عطا فرمائے!۔

امام خمینیؒ بیماری کی حالت میں:

امام خمینیؒ کی ایک قریبی شخصیت کا کہنا ہے:

امام خمینیؒ کی زندگی کے آخری ایام تھے۔ایک دن آپ نے سونے سے قبل مجھ سے مخاطب ہو کر کہا:

نماز کے اول وقت پر مجھے بیدار کر دینا۔ میں نے کہا: جی بہتر۔

نماز کا اول وقت ہو گیا۔ آپ اس وقت سوئے ہوئے تھے۔ مجھے ان کی حالت دیکھ کر انہیں بیدار کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ کیونکہ ان کا (ابھی تازہ) آپریشن ہوا تھا اور بازو میں بوتل لگی ہوئی تھی۔

اذان ہوئے ابھی چند منٹ گزرے تھے کہ آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا:

نماز کا وقت ہو چکا ہے؟

میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں کہا: تو پھر مجھے بیدار کیوں نہیں کیا؟

میں نے کہا: ابھی دس منٹ بھی نہیں ہوئے۔

انہوں نے فرمایا: کیا میں نے آپ کو نہیں کہا تھا کہ مجھے اذان ہوتے ہی اٹھا دینا۔ پھر اپنے بیٹے (احمد خمینیؒ) کو آواز دے کر کہا:

احمد! ادھر آؤ۔ مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے کہ اپنی زندگی کے شروع سے لے کر اب تک تو میں اول وقت میں نماز پڑھتا آیا ہوں۔ اب جب کہ میرے پاؤں قبر میں ہیں نماز کی ادائگی میں دس منٹ کی تاخیر ہو چکی ہے۔(۱)

(۱) حبیب و محبوب، ص ۴۷ و ۴۸، مؤسسۂ فرہنگی قدر ولایت

شهید رجائی اور نماز:

انقلاب اسلامی کے بعد بننے والے پہلے وزیر اعظم شہید رجائی کے ایک دوست کا بیان ہے: یہ ۱۳۵۲ یا ۱۳۵۳ ہجری شمسی کی بات ہے:

ایک روز ہم نے دوران تعلیم کے اپنے چند ساتھیوں جن میں شہید رجائی بھی شامل تھے، ایک جگہ اکٹھے ہو کر دو پہر کے کھانے کا پروگرام بنایا۔ میں اور شہید رجائی ولی عصر روڈ پر شمالی تہران کی جانب جا رہے تھے۔ ''سہ راہ شہید بہشتی'' پر پہنچے تو اچانک شہید رجائی نے کہا: گاڑی روکو!۔ میں نے گاڑی روک کر پوچھا کہ: کیا ہوا؟

انہوں نے کہا: چلو مسجد جا کر نماز پڑھ لیں۔

میں نے کہا: دوسرے دوست ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا: خدا کی قسم! میں نے خدا سے عہد کر رکھا ہے کہ ہمیشہ دو پہر کے کھانے سے قبل ظہر و عصر کی نماز، رات کے کھانے سے پہلے مغرب و عشاء کی نماز اور ناشتہ سے پہلے فجر کی نماز ادا کروں گا۔ اور اگر کسی دن یہ معمول پورا نہ کر سکا تو اس کے جرمانے میں ایک دن روزہ رکھوں گا۔ بنا بریں تم یقیناً نہیں چاہو گے مجھے جرمانہ ادا کرنا پڑ جائے۔(۱)

---

(۱) کتاب راہ رجا بستہ نیست، ص ۳۳

نماز کا وقت:

ایک دن میں اپنے ایک دوست کے ساتھ آیۃ اللہ میرزا جواد آقا طہرانی سے ملاقات کے لئے ان کے ہاں گئے۔ ظہر کا وقت قریب تھا۔ انہوں نے فرمایا: نماز کا وقت قریب ہے، نماز یہیں ادا کرلو۔ میں نے ہاں کردی اور دونوں جماعت کی صورت میں نماز میں مصروف ہوگئے۔ اچانک آپ بھی تشریف لے آئے اس جماعت کی اقتدا میں نماز ادا کی۔

نماز کے بعد فرمایا کہ: دوپہر کا کھانا یہیں تناول فرمالیں۔ ہم راضی ہوگئے۔ آپ اندرون خانہ گئے اور ہمارے لئے کچھ کباب لائے جبکہ خود ایک چھوٹے سے برتن میں سادہ سا سوپ تناول فرمایا اور کباب کو ہاتھ تک نہ لگایا۔(۱)

---

(۱) جلوه های ربانی، ص ۶۲

نماز، نماز، وقت نماز:

اس سال آغا شہید دستغیبؒ خانہ خدا کی زیارت اور حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرنے تشریف لے جا رہے تھے۔ ہم شیراز سے تہران گئے لیکن تہران سے جدہ کی ڈائریکٹ پرواز نہ مل سکی۔ اس لئے مجبوراً ہمیں تہران سے بیروت جانا پڑا تا کہ وہاں سے جدہ کی ٹکٹ حاصل کی جا سکے۔

بیروت پہنچ کر جدہ روانگی کے لئے چند گھنٹے انتظار کرنا پڑا۔ مغرب سے کچھ دیر پہلے ہوائی جہاز جدہ روانگی کے لئے تیار ہو گیا۔ اس موقع پر آغا کے چہرے سے معلوم ہو رہا تھا کہ انہیں کسی چیز سے تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ جی ہاں! نمازِ مغرب کا وقت ہونے والا تھا لیکن اول وقت میں اس کی ادائیگی کی فرصت نہ تھی۔ آغا کی کوشش تھی کہ کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ اذان اور نماز کے بعد روانگی ہو۔

ہم جہاز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آغا مسلسل اضطراب کا شکار تھے۔ وہ بظاہر تو ہمارے درمیان تھے لیکن ان کی روح کہیں اور تھی۔ ان کا قلبی اضطراب صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اپنے معبود سے مناجات میں پیش آ جانے والے اس وقفے نے انہیں سخت پریشان وغمزدہ کیا ہوا تھا۔ انہوں نے چند مرتبہ جہاز سے اترنے کی کوشش بھی کی لیکن ڈیوٹی پر موجود عملے نے کہا کہ: تمام مسافر سوار ہو چکے ہیں اور جہاز روانگی کے لئے تیار

ہے۔ جہاز کی روانگی میں مسلسل تاخیر ہو رہی تھی۔ نوبت یہاں تک آن پہنچی کہ ایسا محسوس ہونے لگا کہ اگر اب جہاز روانہ ہو تو ہماری نماز قضا ہو جائے گی۔ اب آغا سے مزید برداشت نہ ہو سکا۔ آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: چلیں نیچے اترتے ہیں۔ جو ہوا دیکھا جائے گا۔ جہاز روانہ ہو یا نہ ہو، ہم پہلے نماز ادا کریں گے۔

یہ لوگ اول وقت میں نماز کی ادائیگی کو ہم سے سلب کر رہے ہیں۔ خدا کی پرستش کی طراوت و جمال کو ہم سے چھیننا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ ہمیں اپنے محبوب کی بارگاہ میں حاضری سے روک رہے ہیں۔ نماز ان لوگوں کے لئے مقدس اور قیمتی ہے جو گوہر شناس ہوتے ہیں۔ معبود کے سامنے قیام کی حقیقت کا قیمتی اور گرانبہا انسان ہی ادراک رکھتے ہیں۔

لیکن جب ہم اترنے لگے تو عملے نے کہا کہ اب جہاز کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں اور کسی کو بھی باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔

اس موقع پر آغا بہت پریشان ہو گئے۔ غصے اور افسردگی کے آثار ان کے چہرے پر نمایاں تھے۔ کچھ دیر کے لئے حیرت اور حسرت کے عالم میں کھڑے رہے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ گویا خدائے بزرگ سے لو لگا کر ان بند دروازوں کے کھل جانے اور پھر باہر پرواز کر جانے کا مصمم ارادہ کئے ہوئے ہیں۔

ہوائی جہاز کی روانگی کا وقت آن پہنچا۔ جیسے ہی جہاز کے انجن کو سٹارٹ کیا گیا اس کے اندر آگ لگ گئی۔ جہاز کا عملہ خوف سے پریشان ہو گیا۔ پائلٹ نے فوراً انجن بند کر دیا۔ جہاز کا دروازہ کھول دیا گیا اور مسافروں سے جلد از جلد جہاز سے اتر جانے کا کہا گیا۔ انہوں نے کہا کہ: جہاز میں فنی خرابی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے روانگی

چار پانچ گھنٹے تاخیر سے ہوگی۔اس موقع پر جو شخص دل کی اتھاہ گہرائیوں سے سب سے زیادہ خوش وخرم تھا وہ آغا دستغیبؒ تھے۔آپ مسلسل کہہ رہے تھے: نماز، نماز، وقتِ نماز۔

ہم جہاز سے اترے اور ائیر پورٹ کے ہال میں مغرب وعشاء کی نماز ادا کی۔نماز سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ جہاز کی روانگی کا اعلان ہوا۔تمام مسافر سوار ہوئے اور ہم جدہ روانہ ہوگئے۔آغا نے اعمال مکہ و مدینہ کو انجام دیا اور ہم بخیر و عافیت وطن واپس آگئے۔لیکن اس واقعہ کا اصلی راز تو ایسا لگتا تھا جیسے صرف اس سید بزرگوار کی نماز کی ادائیگی تھا۔(۱)

> اِلٰهِی هَبْ لِیْ قَلْبًا یُدْنِیْهِ مِنْکَ شَوْقُهٗ وَ لِسَانًا یُرْفَعُ اِلَیْکَ صِدْقُهٗ وَ نَظَرًا یُقَرِّبُهٗ مِنْکَ حَقُّهٗ
>
> پروردگارا! مجھے وہ دل عطا فرما جو تیرے قرب کا مشتاق ہو اور وہ زبان عطا فرما جس کی سچی باتیں تیری بارگاہ میں رسائی کا شرف پالیں اور وہ نظر عطا فرما جس کی حق بینی تیرا قرب نصیب کردے۔
>
> (اقتباس از: مفاتیح الجنان، مناجات شعبانیہ)

---

(۱)شہید دستغیب، لالۂ محراب، محمد جواد نور محمدی، ص ۱۱۹، ۱۲۱

نماز کی دعا:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے:

جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ قبول واقع ہو گئی تو بقیہ اعمال بھی شرف قبولیت پالیں گے۔

بے شک اگر نماز اپنے وقت پر عالم بالا کی طرف جائے تو سفید اور نورانی ہو کر اپنے پڑھنے والے کی جانب لوٹتی ہے اور کہتی ہے: تو نے مجھے اہمیت دی، خدا تمہیں محفوظ رکھے۔ اور اگر اسے اس کے وقت سے ہٹ کر عالم بالا کی طرف روانہ کیا جائے تو سیاہ و تاریک حالت میں پڑھنے والے کی جانب لوٹتی ہے اور کہتی ہے: تو نے مجھے ضائع کیا، خدا تمہیں ضائع کرے۔(۱)

(۱) الکافی، ج۳، ص ۲۶۸

اول وقت، خدا کی خوشنودی کا باعث ھے:

حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:
نماز کے تین اوقات ہیں: اول، درمیانہ اور آخری۔ اول وقت میں اس کی ادائیگی خدا کی خوشنودی، درمیانے وقت میں ادائیگی پروردگار کی عفو و بخشش اور آخری وقت میں اس کی ادائیگی خدا کی مغفرت اور درگذر کا باعث ہے۔ نماز کا بہترین وقت، اس کا اول وقت ہے۔ کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ نماز کی ادائیگی کے لئے اس کے آخری وقت کا انتخاب کرے۔(۱)

(۱) مستدرک الوسائل، ج۳، ص ۱۰۳

امام حسن عسکریؑ اور اول وقت نماز:

ابو ہاشم جعفری بیان کرتے ہیں:

میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا۔ آپؑ اس وقت ایک کاغذ پر کچھ تحریر فرما رہے تھے:

فَحَانَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُوْلٰی فَوَضَعَ الْکِتَابَ مِنْ یَدِہٖ وَ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ

اس اثناء میں نماز کا وقت ہوگیا۔ آپؑ نے کاغذ کو زمین پر رکھا اور نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور نماز میں مصروف ہوگئے۔ اس دوران میری نظر آپؑ کے قلم پر پڑی جو (خود بخود) اس کاغذ پر لکھتا جا رہا تھا یہاں تک کہ کاغذ ختم ہوگیا۔ جب میں نے یہ منظر دیکھا تو اپنی حالت پر قابو نہ رکھ سکا اور بے اختیار ہو کر سجدے میں گر پڑا۔

جب امام علیہ السلام نے نماز ختم کی تو قلم کو وہاں سے اٹھا کر ہاتھ میں لیا اور ملاقات کو آئے ہوئے لوگوں کو اپنی بارگاہ میں شرفیابی کی اجازت عنایت فرمائی۔(۱)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ اول وقت نماز کی کتنی اہمیت ہے۔ جیسے ہی نماز کا وقت ہوتا ہمارے ائمہ علیہم السلام ہر کام کو چھوڑ کر نماز کو مقدم کرتے اور اس فریضہ الٰہی کو بجالاتے اور اس کے بعد دیگر امور کو انجام دیتے۔ امید ہے ائمہ اطہار علیہم السلام کی یہ روش تمام مومنین اور مومنات کے لئے نمونہ عمل بنے۔ جو شخص بھی روزِ قیامت اہل بیتؑ کی شفاعت سے بہرہ ور ہونا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اس گھرانے کی سیرت پر عمل پیرا ہو اور نماز کو تمام کاموں پر فوقیت دیتے ہوئے اسے اس کے اول وقت میں ادا کرے۔

---

(۱) بحار الانوار، ج ۵۰، ص ۳۰۲

امامِ زمانہؑ سے عہد:

نماز کا اول وقت تھا۔ بس میں لگے ریڈیو سے اذان کی آواز آرہی تھی۔ اس موقع پر میرے ساتھ بیٹھا نوجوان اٹھا اور ڈرائیور کے پاس جا کر کہنے لگا: استاد جی! گاڑی روکو، میں نے نماز پڑھنی ہے۔

ڈرائیور نے بڑی لاپرواہی اور بے خیالی میں کہا: جاؤ بھئی، اس وقت کون نماز پڑھتا ہے۔ وہ اس وقت تک اس نوجوان کی سنجیدگی کی طرف متوجہ نہ تھا۔

نوجوان نے دوسری مرتبہ سخت انداز میں کہا:

میں نے کہا ہے کہ گاڑی روکو!

اب ڈرائیور کو معلوم ہوا کہ نوجوان بہت سنجیدہ ہے۔ اس نے کہا: یہ جگہ نماز کے لئے مناسب نہیں۔ اس ویران جگہ کو گزرنے دو۔ کسی ہوٹل یا شہر پہنچ کر گاڑی روکوں گا۔

الغرض بحث وتکرار طول پکڑ گئی۔ ڈارئیور اور اس نوجوان کے جھگڑے کی وجہ سے گاڑی میں کافی زیادہ شوروغل برپا ہوگیا۔ اب ڈرائیور کے پاس گاڑی روک دینے کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ نوجوان گاڑی سے نیچے اترا اور بڑے اطمینان وسکون سے نماز ادا کی۔ میں نے بھی اس کے طفیل اپنی نماز ادا کر لی۔

نماز کے بعد جب وہ دوبارہ میرے پہلو میں آن بیٹھا اور گاڑی چل پڑی تو میں نے اس سے پوچھا: ایسی کیا وجہ تھی جو تم نے اتنے اصرار سے نماز کو اول وقت میں پڑھا؟۔

(یہ طاغوتی حکومت یعنی پہلوی خاندان کی ظالمانہ شہنشاہی کا زمانہ تھا۔ اس دور میں زیادہ تر نوجوان بے راہ روی، انحراف اور فحاشی و عریانی کے سمندر میں غرق تھے۔ میرے لئے یہ بات بہت حیرت کا باعث تھی کہ اس عمر کا نوجوان سختی سے اول وقت میں نماز ادا کرنے کا پابند تھا اور دین کو اتنی اہمیت دے رہا تھا)۔

اس نوجوان نے جواب دیا: میں نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے عہد کر رکھا ہے کہ میں ہمیشہ نماز کو اول وقت میں ادا کروں گا۔

میری حیرت میں اور اضافہ ہو گیا۔ کیسا عہد؟ ایسی کیا بات ہے جس کی وجہ سے تم نے امام علیہ السلام سے یہ عہد کر رکھا ہے؟

(خصوصاً میرے لئے یہ بات بڑی حیرانی کا باعث تھی کہ اس نوجوان کو امام زمانہؑ کی زیارت نصیب ہوئی ہے جس کی آپؑ کے تمام چاہنے والوں اور عاشقوں کو ہمیشہ سے آرزو رہی ہے)۔

اس نے کہا: اس کا باعث دراصل ایک واقعہ ہے جو میں آپ کو سناتا ہوں:

میں ایک یورپی ملک میں مصروف تعلیم تھا۔ میں چند سال سے وہاں قیام پذیر تھا۔ میری رہائش ایک دیہات میں جو اس شہر سے کافی فاصلے پر واقع تھا جہاں میری یونیورسٹی تھی۔ میں اکثر اوقات گاڑی پر یہ فاصلہ طے کرتا تھا۔ البتہ اس دیہات میں صرف ایک بس تھی جو روزانہ لوگوں کو شہر لے جاتی اور پھر واپس لاتی۔

میری تعلیم کی تکمیل کا صرف آخری امتحان باقی تھا۔ سالہا سال کی محنت، سختی اور غریب الوطنی کو برداشت کرنے کے بعد وہ آخری دن آن پہنچا جب میرا امتحان تھا۔ میں خوب پڑھ کر اس امتحان کے لئے بالکل تیار تھا کیونکہ یہ میری زندگی کا اہم اور سرنوشت ساز موقع تھا۔

میں یونیورسٹی جانے کے لئے بس پر سوار ہوا۔ چند منٹ بعد بس چل پڑی جو شہر جانے والے مسافروں سے پر تھی۔ میں کتاب سامنے رکھ کر مطالعہ میں مصروف تھا۔ تقریباً نصف فاصلہ طے ہو چکا تھا کہ اچانک بس کا انجن بند ہو گیا اور وہ رک گئی۔ ڈرائیور نے بس سے اتر کر اس کے انجن کا ڈھکنا کھولا۔ اس نے چند بار بس اسٹارٹ کرنے کی کوشش کی مگر بے کار۔ بس اسٹارٹ نہ ہوئی۔ وقت گزرتا جا رہا تھا۔

مسافر روڈ کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے بچے کھیل کود میں لگے ہوئے تھے۔ لیکن میرا دل امتحان کی وجہ سے دھک دھک کر رہا تھا۔ میں بہت بے چین و پریشان تھا کیونکہ امتحان شروع ہونے میں زیادہ وقت باقی نہ تھا۔ راستے سے کوئی اور چیز بھی نہیں گزر رہی تھی کہ میں اس پر سوار ہو کر چلا جاؤں۔ سوچ رہا تھا کہ کیا کروں۔ پریشانی و مایوسی طاری تھی۔ پیدل جانا بھی ممکن نہ تھا کیونکہ شہر آنے میں ابھی کافی فاصلہ تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ چند سالوں کی ساری محنت ضائع ہونے والی ہے۔ اسی پریشانی کے عالم میں میرے ذہن میں اچانک امید کی ایک کرن روشن ہوئی۔ میرے ذہن میں آیا کہ ایران میں جب مجھے کوئی پریشانی ہوتی تو دعائے ندبہ کے ذریعے امام زمانہؑ سے متوسل ہو جاتا اور ان سے مدد طلب کرتا اور ہر طرف سے رکا ہوا کام بن جاتا تھا۔ یہ بات ذہن میں آتے ہی میں بے قابو ہو گیا اور میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو

جاری ہو گئے۔

میں نے کہا: یا بقیۃ اللہ! اگر آج آپ میری امداد فرمادیں اور میں امتحان میں شرکت کرلوں تو آپؑ سے عہد کرتا ہوں اپنی زندگی کے آخری لمحے تک ہمیشہ نماز کو اول وقت میں ادا کروں گا۔

اس بات کو ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ ایک محترم شخصیت دور سے ہماری جانب آتی ہوئی دکھائی دی۔ انہوں آ کر ڈرائیور سے کہا: کیا ہوا ہے؟۔ (وہ اس سے انہی کی زبان میں بات کر رہے تھے)

ڈرائیور نے کہا: پتہ نہیں کیا ہوا ہے۔ گاڑی ہے کہ اسٹارٹ ہی نہیں ہو رہی۔

وہ محترم شخص آگے بڑھے اور گاڑی کے پرزوں کو کچھ ادھر ادھر کیا اور فرمایا: اسٹارٹ کرو۔ ڈرائیور نے چند بار کوشش کی تو گاڑی اسٹارٹ ہوگئی۔ میں پر امید ہو گیا اور امتحان میں شرکت یقینی نظر آنے لگی۔ بس ابھی چلنے ہی والی تھی کہ وہ محترم شخص گاڑی میں سوار ہوئے اور مجھے میرا نام لے کر آواز دی اور فرمایا: ''جو عہد تو نے میرے ساتھ کیا ہے اسے فراموش نہ کرنا! اول وقت میں نماز کی ادائیگی!!''

یہ فرما کر وہ نیچے اتر گئے اور اس کے بعد میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔

بعد میں میں سمجھ گیا کہ وہ حضرت بقیۃ اللہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تھے جنہوں نے مجھ پر خصوصی عنایت فرمائی تھی۔ میں نے حسرت سے آنسو بہائے کہ میں اس وقت غافل تھا کہ وہ محترم شخص دراصل امام زمانہ عجل فرجہ الشریف تھے۔ یہ تھی میری اول وقت نماز پڑھنے کی حکایت۔ (۱)

---

(۱) داستانهای نماز، ص ۱۲۳

بہترین عمل:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں:
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ: اللہ کے نزدیک کونسا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟
آپؐ نے فرمایا: نماز کی بروقت ادائیگی۔ میں نے عرض کی: اس کے بعد کونسا عمل؟۔ آپؐ نے فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی۔ میں عرض کی: اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔(۱)

(۱) سفینۃ البحار، ج۲، ص ۴۳

اول وقت نماز کے لئے بے چینی:

امام خمینیؒ ہسپتال میں بیماری کے ایام کے دوران بھی اول وقت نماز کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ نماز کا وقت ہوتا تو ان کے وجود میں ایک اضطراب سا پیدا ہو جاتا کہ خود کو نماز کے لئے تیار کریں اور جیسے ہی نماز کا وقت ہو جائے اس فریضۂ الٰہی کو بجالائیں۔

آپ بیماری کے دوران یہاں تک کہ جب آپ کے پیٹ پر موجود بہت بڑے زخم سے خون جاری ہوتا نماز کے وقت آلودگی سے پاک صاف ستھرا لباس زیب تن فرماتے۔ آپ کا دوسرا آپریشن ہو جانے کے بعد ایک ڈاکٹر بیان کرتے ہیں کہ: آغا نے آنکھیں کھولیں اور انصاری صاحب کو جو کچھ دینی امور انجام دہی میں مصروف تھے، بلایا۔ انہوں نے آ کر کہا:

آپ نماز پڑھنا چاہتے ہیں؟

آپ نے آنکھوں کی ابروؤں سے اثبات کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد آپ کسی بات کا جواب نہیں دے رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہم نے دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے جس پر ہمیں پتہ چلا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں۔ امام خمینیؒ اپنی زندگی کے ان آخری ایام میں ہمیشہ اول وقت نماز کے بارے میں فکر مند رہتے تھے۔

اسی دن بارہ بجے آپ نے کہا کہ خواتین کو بلاؤ مجھے ان سے کچھ کہنا ہے۔

جب خواتین آئیں تو آپ نے فرمایا:

راستہ بہت دشوار ہے۔ اور پھر بار بار کہا کہ: گناہ سے دور رہنا۔

امام خمینیؒ اول وقت نماز کے شیدائی تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کے آخری دن بھی رات دس بجے (جو تقریباً ان کی زندگی کا بالکل آخری وقت تھا) مغرب وعشاء کی نماز کو اشاروں کے ساتھ پڑھا۔(۱)

> اِلٰهِیْ هَبْ لِیْ کَمَالَ الْاِنْقِطَاعِ اِلَیْکَ وَ اَنِرْ اَبْصَارَ قُلُوْبِنَا بِضِیَآءِ نَظَرِهَا اِلَیْکَ حَتّٰی تَخْرِقَ اَبْصَارُ الْقُلُوْبِ حُجُبَ النُّوْرِ فَتَصِلَ اِلٰی مَعْدِنِ الْعَظَمَةِ وَ تَصِیْرَ اَرْوَاحُنَا مُعَلَّقَةً بِعِزِّ قُدْسِکَ
>
> معبود! مجھے توفیق عنایت فرما کہ میں صرف تیری بارگاہ کا ہو جاؤں۔ (معبود!) ہمارے دلوں کی آنکھیں جب تیری طرف نظر کریں تو انہیں نورانیت سے معمور فرمادے تا کہ یہ دیدہ ہائے دل حجاباتِ نور کو پار کر کے تیری عظمت و بزرگی کے مرکز تک رسائی کا شرف پالیں اور ہماری ارواح تیری قدرت وطاقت کی بلندیوں تک پہنچنے کا شرف حاصل کرلیں۔
>
> (اقتباس از: مفاتیح الجنان، مناجات شعبانیہ)

---

(۱) داستانهای نماز، ص ۱۰۱

افسوس ان نمازیوں پر!:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا تعالیٰ کے اس قول: ﴿افسوس ان نمازیوں پر جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

اس آیہ مجیدہ سے مراد نماز کو بغیر کسی عذر کے اس کے اول وقت سے مؤخر کرنا ہے۔

بنابریں اس آیہ مجیدہ کا مطلب یہ ہے کہ: افسوس ان نمازیوں پر جو بغیر کسی عذر کے نماز کو اس کے اول وقت میں ادا نہیں کرتے اور اس میں تاخیر کرتے ہیں۔(۱)

---

(۱) وسائل الشیعہ، ج۴، ص ۱۲۴

وقت نماز اور موت کا فرشتہ:

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ:

مشرق و مغرب میں کوئی ایسا گھرانہ نہیں ہے جسے موت کا فرشتہ روزانہ نماز پنجگانہ کے اوقات پر ملاحظہ نہ کرتا ہو۔ پس قبضِ روح کے وقت اگر کوئی ایسا انسان ہو جو نمازی ہو اور اسے بروقت ادا کرنے کا پابند ہو تو یہ فرشتہ اس موقع پر اسے خود شہادتین پڑھاتا ہے اور شیطان ملعون کو اس سے دور کرتا ہے۔(۱)

(۱) منازل الآخرۃ، ص ۱۳

امتحان یا نماز:

آغا سید محسن عاملی کا شمار بزرگ علماء میں سے ہوتا ہے۔ آپ کتاب مفتاح الکرامہ کے مصنف آغا سید جواد کے بھائی کے نواسے ہیں۔ آپ نے دمشق میں ایک اسکول کھول رکھا ہے جس میں آپ کی سرپرستی میں شیعہ طلباء علم حاصل کرتے ہیں۔

قم المقدسہ کے ایک تاجر سید احمد مصطفوی کہتے ہیں کہ میں نے خود آغا محسن امین کی زبانی سنا ہے کہ:

ہمارے اسکول سے فارغ التحصیل ہونے والا ایک نوجوان میڈیکل کی تعلیم کے لئے امریکہ گیا۔ اس نوجوان نے امریکہ سے ایک خط لکھا جس میں تحریر تھا کہ:

چند روز پہلے ہمارے اسکول کے طلباء کا انٹرویو کی صورت میں امتحان ہو رہا تھا۔ میں بھی اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا۔ کافی وقت گزر چکا تھا۔ میری باری آنے والی تھی لیکن مجھے یوں لگ رہا تھا کہ اگر مزید انتظار کروں تو نماز قضا ہو جائے گی۔ میں نماز ادا کرنے کے ارادے سے وہاں اٹھ کھڑا ہوا۔ وہاں موجود دیگر طلباء نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ اب تمہاری باری آنے والی ہے۔ میں نے کہا: میں نے ایک دینی فریضہ انجام دینا ہے جس کا وقت گزر رہا ہے۔

انہوں نے کہا: امتحان کا وقت بھی گزر جائے گا۔ اگر یہ گزر گیا تو اس کے بعد

الگ سے اس کا دوبارہ انعقاد نہیں ہوگا۔ امتحانی کمیٹی تم اکیلے کے لئے دوبارہ اجلاس منعقد نہیں کرے گی۔

میں نے کہا: جو ہوتا ہے ہو جائے۔ میں ہر صورت میں اپنا دینی فریضہ ادا کر کے رہوں گا۔

آخر کار میں وہاں سے نماز پڑھنے چلا گیا۔ اتفاقاً امتحانی کمیٹی کو معلوم ہو چکا تھا کہ میں فریضہ نماز ادا کرنے کی مدت بھر وہاں سے غیر حاضر رہا ہوں۔ انہوں نے منصفانہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ یہ شخص اپنے فریضہ کی ادائیگی میں بے حد سنجیدہ ہے لہٰذا اسے امتحان سے محروم رکھنا مناسب نہیں ہے۔ اس شخص نے جس طرح سے اتنے نازک وقت پر بھی اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کی، اس کی حوصلہ افزائی کے لئے خصوصی طور پر صرف اس کے لئے امتحانی اجلاس دوبارہ منعقد کیا جانا چاہیے۔

چنانچہ دوبارہ امتحانی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا اور میں نے امتحان دیا۔

آغا سید محسن نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ: میں نے اپنے اسکول میں ایسے شاگرد تربیت کیے ہیں جو سمندر میں بھی گر پڑیں تو ان کا دامن تر نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) الکلام یجر الکلام، ج ۲، ص ۳۵

بر وقت نماز:

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

نماز کو اس کے معین وقت میں بجالاؤ۔ نہ بیکاری اور فراغت کی وجہ سے اسے وقت سے پہلے ادا کرو۔ اور نہ ہی مصروفیت کی وجہ سے اس میں تاخیر کرو۔ اور تمہیں یہ جان لینا چاہیے کہ تمہارے ہر عمل (کی قبولیت) کا دارومدار نماز پر ہے۔(۱)

نیک عمل میں جلدی کرو:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اول وقت میں نماز بہت فضیلت رکھتی ہے۔ پس جتنا ہو سکے نیک کام میں جلدی کرو۔ (یعنی اپنی نماز کو اول وقت میں ادا کرو)۔

اور خدا کے نزدیک بہترین عمل وہ ہے جسے اس کا بندہ مستقل انجام دے خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔(۲)

---

(۱) نہج البلاغہ، ص ۵۷۲، مکتوب نمبر: ۲۷

(۲) فروع الکافی، ج ۳، ص ۲۷۴

شیطان کی جرات:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد کے ذریعہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

شیطان اس وقت تک فرزند آدم سے خوف زدہ اور کنارہ کش رہتا ہے جب تک وہ:

اپنی پنجگانہ نمازوں کو ان کے معین کردہ اوقات میں بجالاتا رہے۔

لیکن اگر وہ نمازوں کو ضائع کردے (یعنی ان کی ادائیگی میں تاخیر کرے) تو شیطان میں جرأت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اسے گناہ کی طرف اکسانا شروع کر دیتا ہے۔(۱)

---

(۱) بحار الانوار، ج۲، ص ۲۰۲

نماز سے غفلت:

حضرت امیر کائنات علیہ السلام کا فرمان ہے:

نماز سے بڑھ کر کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے۔ پس دنیا کا کوئی کام تمہیں نماز سے دور نہ رکھے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے بعض گروہوں کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: ﴿افسوس ان نمازیوں پر جو اپنی نماز کو بھول جاتے ہیں﴾ یعنی وہ لوگ جو نماز سے غافل ہیں اور اس کے اوقات کو اہمیت نہیں دیتے۔ (۱)

غافل نہ رہو:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے:

جو مومن واجب نمازوں کے اوقات کی پابندی کرے اور انہیں بروقت بجالائے، اس کا شمار غافل انسانوں میں نہ ہوگا۔ (۲)

---

(۱) بحار الانوار، ج ۱۰، ص ۱۰۰

(۲) الکافی، ج ۳، ص ۲۷۰

کمانڈر کا عہدہ:

علی بن ابی طالبؑ بریگیڈ کے کمانڈر بریگیڈیئر پاسدار مہدی زین الدین شہید نماز کے اول وقت کی بڑی سختی سے پابندی کیا کرتے تھے۔

وہ ہر قسم کے حالات اور جس بھی علاقے میں ہوتے، جیسے ہی نماز کا وقت ہوتا اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے تیار ہو جاتے۔

ان کی شہادت کے بعد ایک برادر نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کر رہے ہیں اور کچھ لوگ ان کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔ یہ برادر کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا: یہاں آپ کو کیا عہدہ ملا ہے؟

انہوں نے کہا: اول وقت میں نمازوں کی ادائیگی کی وجہ سے مجھے ان لوگوں کا کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔(۱)

---

(۱)هزار و یک نکته دربارهٔ نماز، ص ۷۵

اول وقت نماز کے ذریعہ آزمائش:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہمارے شیعوں کو تین اوقات میں آزمایا جا سکتا ہے:

۱۔ نمازوں کے اوقات میں، کہ وہ کس طرح ان کی پابندی کرتے ہیں؟

۲۔ اسرار اور رازوں کی حفاظت میں، کہ وہ دشمنوں کے مقابل کس طرح سے ہمارے رازوں محفوظ رکھتے ہیں؟۔

۳۔ اپنے اموال کے خرچ میں، کہ وہ اپنے مومن بھائیوں کی کس طرح سے امداد و تعاون کرتے ہیں؟۔(۱)

---

(۱) بحار الانوار، ج ۶۵، ص ۱۴۹

آخری کلام:

امام جعفر صادق علیہ السلام کے باوفا اور برگزیدہ صحابی حضرت ابو بصیرؒ بیان کرتے ہیں: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپؑ کی زوجہ محترمہ حضرت ام حمیدہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ ان سے اس عظیم مصیبت پر تعزیت کرسکوں۔ جیسے ہی میں وہاں پہنچا بی بیؑ نے گریہ کرنا شروع کر دیا۔ میں بھی گریہ کرنے لگا۔

پھر بی بیؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! اگر تم آپؑ کی شہادت کے موقع پر یہاں ہوتے تو ایک حیرت انگیز چیز مشاہدہ کرتے۔

امام علیہ السلام نے بالکل آخری لمحات میں چشم مبارک کھولی اور فرمایا: میرے تمام رشتہ داروں کو میرے بستر کے گرد اکٹھا کیا جائے۔ میں انہیں ایک وصیت کرنا چاہتا ہوں۔

بی بیؑ فرماتی ہیں: ہم نے آپؑ کے تمام رشتہ داروں کو جمع کیا تو اس موقع پر امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سب کی طرف دیکھ کر فرمایا:

"اِنَّ شَفَاعَتَنَا لَا تَنَالُ مُسْتَخِفًّا بِالصَّلٰوۃِ"

ہم اہل بیتؑ کی شفاعت اس شخص کو نصیب نہ ہوگی جو نماز کو حقیر سمجھے۔(۱)

سورہ ماعون کی اس آیہ مجیدہ میں غور کریں:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾

اس میں فرمایا جا رہا ہے کہ: افسوس اس پر جو اپنی نماز میں لا پرواہی کرے۔

(۱) پند تاریخ نقل از محاسن برقی، ص ۸۰

بات نہ پڑھنے والوں کے بارے میں نہیں ہے۔ بلکہ اس شخص کے بارے میں جو نماز تو پڑھتا ہے لیکن لاپرواہی سے۔ یعنی نماز کو اس کے اول وقت میں ادا نہیں کرتا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں سوال کیا گیا کہ: نماز میں لاپرواہی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ انسان دنیا کے کام کو آخرت پر مقدم رکھے۔ پہلے دوپہر یا رات کا کھانا کھائے اور بعد میں نماز ادا کرے۔ (یعنی) نماز کو خود پر بوجھ سمجھے۔

قرآن (سورہ بقرہ، آیت: ۴۵) میں بھی ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَ اِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾

اور بے شک نماز بارگراں ہے مگر خوف خدا رکھنے والوں پر نہیں

ہم میں سے بہت سے لوگ ایک یا دو گھنٹے تک کھڑے ہو کر باتیں کرتے رہتے ہیں لیکن نماز کے وقت تھکے ماندے اور بدحال ہو جاتے ہیں۔ نماز پڑھنا پہاڑ لگتا ہے۔ وہ نماز کہ جسے اگر بہت ہی اچھے طریقے سے پڑھا جائے، اس میں پندرہ منٹ سے زیادہ خرچ نہیں ہوں گے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں اسے پانچ منٹ میں ختم کرلیں۔

بعض لوگ شام سے رات گئے تک ایسے ہی بیٹھے رہتے ہیں لیکن انہیں کچھ نہیں ہوتا لیکن جیسے ہی نماز کا وقت ہوتا ہے، وہ اسے پانچ منٹ میں ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ قرآن ایسے نمازیوں پر افسوس کرتا ہے۔ ایسے نمازی جن کی نظر میں نماز کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ یہ لوگ ہر چیز کو اہمیت دیتے ہیں لیکن نماز کو سرسری طور پر لیتے ہیں اور اس سے لاپرواہی برتتے ہیں۔ (۱)

(۱) جہاد با نفس، ج ۱، ص ۷۳، (مختصر تبدیلی کے ساتھ)

نماز کی تاخیر پر غضبِ الٰہی:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کو چالیس احادیث تعلیم فرماتے ہوئے فرمایا:

''اور نماز کو اس کے مقرر کردہ اوقات میں پر ایک کامل اور بھرپور وضو کے ساتھ قائم کرو اور اس میں تاخیر نہ کرو۔ کیونکہ بغیر کسی عذر کے نماز میں تاخیر، غضب الٰہی کا سبب بنتی ہے''۔(۱)

اس لئے کہ ایک بندۂ مسلمان نماز کے ذریعہ خوشنودی پروردگار طلب کرتا ہے جبکہ اس کی ادائیگی میں سستی اور تاخیر خدا تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ

میں خدائے قہار و جبار کے غضب سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔

---

(۱) بحار الانوار، ج ۲، ص ۱۵۴

اول وقت نماز کا اجر:

حضرت شاہ عبدالعظیم حسنی گیارہویں امام حضرت حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے ہوئے عرض کی: پروردگار! اول وقت میں نماز ادا کرنے والے شخص کا کیا اجر و ثواب ہے؟ ارشاد الٰہی ہوا: میں اس کی حاجات کو پورا کرتا ہوں اور اس پر جنت حلال کرتا ہوں۔(۱)

اس لئے کہ نمازی اپنے پسندیدہ کاموں کو چھوڑ کر اس فریضۂ الٰہی کو اپنے تمام مفادات پر فوقیت دیتا ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ بھی اپنی سب سے پسندیدہ جگہ یعنی جنت کو اس پر حلال کرتا ہے اور اسے اپنے بیش بہا نعمتوں سے مالا مال فرتا ہے۔

---

(۱) بحار الانوار، ج ۸۲، ص ۲۰۲

نماز کی خاطر خرید و فروخت کو ترک کرنے والے :

سورۂ نور کی آیت ۳۷ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ إِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْأَبْصَارُ﴾۔

ترجمہ: وہ لوگ کہ جنہیں یادِ خدا، اقامۂ نماز اور ادائے زکوٰۃ سے نہ تجارت غافل رکھتی ہے اور نہ ہی خرید و فروخت۔ یہ لوگ اس دن سے ڈرتے ہیں جب دل اور آنکھیں زیر و زبر ہو جائیں گی۔

اس آیہ مجیدہ کی تفسیر میں حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے نقل ہوا کہ آپ نے فرمایا: ''اِنَّهُمْ قَوْمٌ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ تَرَكُوا التِّجَارَةَ وَ انْطَلَقُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَ هُمْ اَعْظَمُ اَجْرًا''۔

اس آیہ شریفہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز کا وقت ہوتے ہی تجارت اور خرید و فروخت سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں اور نماز کے لئے چلے جاتے ہیں۔ یہ لوگ بارگاہِ الٰہی میں بہت ہی عظیم اجر و ثواب کے حامل ہیں۔(۱)

---

(۱) مستدرک الوسائل، ج۳، ص ۱۶۳

نماز سے کوتاھی:

قَالَ الْاِمَامُ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ:

''حَافِظُوْا عَلٰی مَوَاقِیْتِ الصَّلَوَاتِ فَاِنَّ الْعَبْدَ لَا یَأْمَنُ الْحَوَادِثَ وَ مَنْ دَخَلَ عَلَیْهِ وَقْتُ فَرِیْضَةٍ فَقَصَّرَ عَنْهَا عَمْدًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ خَاطِئٌ مِّنْ قَوْلِ اللّٰهِ ﴿وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾ یَقُوْلُ عَنْ وَقْتِهِمْ یَتَغَافَلُوْنَ''۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

''نماز کے اوقات کی پابندی کرو۔ کیونکہ انسان کو ہر دم کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آ سکتا ہے۔ اور کسی واجب نماز کا وقت ہو جانے پر جان بوجھ کر نماز ادا نہ کرنے والا شخص خطا کار ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿افسوس ان نمازیوں پر جو اپنے نماز سے غافل ہیں﴾ یعنی اس کے وقت سے غافل ہیں۔

''وَ اعْلَمْ اِنَّ اَفْضَلَ الْفَرَآئِضِ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَزَّ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَ اَوَّلُ الصَّلَوَاتِ الظُّهْرُ وَ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ الْعَبْدُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ فَاِنْ صَحَّتْ لَهُ الصَّلٰوةُ صَحَّتْ لَهُ مَا سِوَاهَا وَ اِنْ رُدَّتْ رُدَّ مَا سِوَاهَا وَ اِیَّاکَ اَنْ تَکْسَلَ عَنْهَا اَوْ تَتَوَانٰی فِیْهَا، اَوْ تَتَهَاوَنَ بِحَقِّهَا اَوْ تُضَیِّعَ حَدَّهَا وَ حُدُوْدَهَا اَوْ تَنْقُرَهَا نَقْرَ الدِّیْکِ اَوْ تَسْتَخِفَّ بِهَا اَوْ

تَشْتَغِلَ عَنْهَا بِشَيْءٍ مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا اَوْ تُصَلِّيَ بِغَيْرِ وَقْتِهَا'' ۔(۱)

اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ معرفت پروردگار کے بعد تمام واجبات سے زیادہ فضلیت نماز پنجگانہ کی ہے جس میں سے پہلی نماز ظہر ہے۔اور نماز ہی وہ عمل ہے جس کے بارے میں سب سے پہلے سوال کیا جائے گا۔پس اگر نماز قبول واقع ہوگئی تو بقیہ تمام اعمال بھی قبول کر لئے جائیں گے اور اگر نماز رد کر دی گئی تو باقی تمام اعمال بھی رد کر دیئے جائیں گے۔نماز میں سستی اور لاپرواہی سے بچو،نماز کے حق میں کوتاہی سے باز رہو،نماز کی حدود حدود کو ضائع مت کرو،مرغ کے دانہ چگنے کی طرح نماز کو جلدی جلدی ادا نہ کرو،نماز کو حقیر نہ سمجھو،دنیاوی کاموں کی خاطر نماز سے غافل نہ رہو اور نہ ہی نماز کو بے وقت ادا کرو۔

اِلٰهِيْ هَبْ لِيْ قَلْبًا يُدْنِيهِ مِنْكَ شَوْقُهُ وَ لِسَانًا يُرْفَعُ اِلَيْكَ صِدْقُهُ وَ نَظَرًا يُقَرِّبُهُ مِنْكَ حَقُّهُ

پروردگار! مجھے وہ دل عطا فرما جو تیرے قرب کا مشتاق ہو اور وہ زبان عطا فرما جس کی سچی باتیں تیری بارگاہ میں رسائی کا شرف پالیں اور وہ نظر عطا فرما جس کی حق بینی تیرا قرب نصیب کر دے۔

(اقتباس از: مفاتیح الجنان، مناجات شعبانیہ)

---

(۱)بحار الانوار،ج۸۰،ص۲۰

جناب تقی بہلول کا واقعہ:(۱)

جناب رجائی خراسانی نے شیخ محمد تقی بہلولؒ کی زندگی کا ایک واقعہ ان کی اپنی زبانی بیان کیا ہے کہ:

بچپن میں، میں اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ ''گنا آباد'' جا رہا تھا۔ اس زمانے میں گاڑیاں نہیں تھیں اور اگر تھیں بھی تو بہت کم۔ چنانچہ ہم ایک تانگے پر سوار تھے۔ راستے میں نماز کا وقت ہوا تو میری والدہ نے کوچوان سے کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ تانگہ روکو۔ کوچوان نے بڑی لاپرواہی سے کہا: اس جنگل و بیابان میں نماز ادا کرنے کا کہاں وقت ہے۔

لیکن میری والدہ بضد تھیں کہ اسی اثناء میں ہم ''آب انباری'' پہنچ گئے۔ اس موقع پر والدہ نے زور دیتے ہوئے کہا کہ یہاں کچھ دیر روکو، نہیں تو ہمیں اپنے تانگے سے اتار دو۔

تانگے والے نے کہا: تم لوگ اتر جاؤ۔ میں یہاں رک نہیں سکتا۔ چنانچہ ہم وہاں اتر گئے۔

---

(۱) بہلول مشہور زمانہ خطیب و واعظ تھے۔ شہنشاہ رضا خان کے زمانے میں مشہد مقدس کی مسجد گوشاد میں ان کی ایک تقریر نے لوگوں کو عریانی و فحاشی کے خلاف سراپا احتجاج بنا دیا اور وہ سڑکوں پر نکل آئے۔

میں اور میری والدہ اس بیابان میں اکیلے تھے۔ ماں نے بغیر کسی پریشانی و اضطراب کے بڑے آرام سے نماز پڑھی اور پھر تعقیبات پڑھنے میں مصروف ہو گئیں۔ میں جو کہ ابھی بچہ تھا خوف سے بہت پریشان تھا اور روئے جا رہا تھا۔ ماں مجھے تسلی دیتے ہوئے کہہ رہی تھیں: فکر نہ کرو، خدا ہمارے ساتھ ہے۔ آہستہ آہستہ دیر ہوتی جا رہی تھی۔ مجھے ڈر تھا کہ اس جنگل و بیابان میں ہمیں کہیں رات نہ ہو جائے۔ اسی دوران ہم نے دور سے ایک تانگہ آتا دیکھا۔ ہمارے پاس پہنچ کر وہ تانگہ رکا تو پتہ چلا اس میں ''گنا آباد'' کا افسرِ اعلیٰ سوار تھا جو گنا آباد جا رہا تھا۔

اس نے ہمیں اپنے تانگے پر سوار کیا اور چونکہ وہ نامحرم تھا، اس لئے آگے جا کر کوچوان کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے ہمیں بڑی عزت و احترام سے گنا آباد پہنچا دیا۔

اس سے ظاہر ہوا کہ چونکہ میری والدہ نماز کو اہمیت دیتی تھیں، اس لئے خدا نے ہماری مدد کی اور ہمیں منزلِ مقصود تک پہنچا دیا۔

> اِلٰهِیْ هَبْ لِیْ قَلْبًا یُدْنِیْهِ مِنْکَ شَوْقُهٗ وَ لِسَانًا یُرْفَعُ اِلَیْکَ صِدْقُهٗ وَ نَظَرًا یُقَرِّبُهٗ مِنْکَ حَقُّهٗ
>
> پروردگارا! مجھے وہ دل عطا فرما جو تیرے قرب کا مشتاق ہو اور وہ زبان عطا فرما جس کی سچی باتیں تیری بارگاہ میں رسائی کا شرف پا لیں اور وہ نظر عطا فرما جس کی حق بینی تیرا قرب نصیب کر دے۔
>
> (اقتباس از: مفاتیح الجنان، مناجاتِ شعبانیہ)

جب علیؑ کانپتے تھے!

تفسیر صافی میں مذکور ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتا تو حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام بے قرار ہو جاتے ۔ آپؑ کا بدن مبارک کانپنے لگتا اور آپؑ کے چہرۂ اقدس کا رنگ تبدیل ہو جاتا۔

اس موقع پر آپؑ سے اس کی وجہ دریافت کی جاتی تو آپؑ فرماتے:

نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ یہ اس امانت کی ادائیگی کا وقت ہے جسے خداوند متعال نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کو پیش کیا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے اپنے عجز و ناتوانی کا اظہار کیا اور اس کی ہیبت کے سامنے جھک گئے۔(۱)

---

(۱) بحار الانوار، ج ۴۱، ص ۱۷

اول وقت نماز کی برکت:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ: نماز میت کی قبر میں ایک نورانی شخص کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔قبر میں اس کی انیس بن جاتی ہے اور آتش جہنم کو اس سے دور کر دیتی ہے۔

آپ نے فرمایا: جو شخص نماز پنجگانہ کو بروقت ادا کرتا ہے اور اس کے رکوع و سجود کو کمال (واخلاص) سے بجالاتا ہے، خدا تعالیٰ اسے ۱۵ خصوصیات عطا فرماتا ہے:

الف) تین خصوصیات دنیا میں:

۱۔اس کی عمر میں اضافہ فرماتا ہے۔

۲۔اس کے مال و دولت کو زیادہ فرماتا ہے۔

۳۔اسے کثیر اور نیک اولاد عطا فرماتا ہے۔

ب) تین خصوصیات مرتے وقت:

۴۔اسے خوف و حزن سے نجات دیتا ہے۔

۵۔اسے موت کی ہیبت سے محفوظ رکھتا ہے۔

۶۔اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔

ج) تین خصوصیات قبر میں:

۷۔منکر و نکیر کے سوالات کو اس کے لئے آسان بنا دیتا ہے۔

۸۔اس کی قبر کو وسیع فرما دیتا ہے۔

۹۔جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس پر کھول دیتا ہے۔

د) تین خصوصیات میدانِ محشر میں:

۱۰۔اس کے چہرے کو چاند کے مانند روشن فرما دے گا۔

۱۱۔اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں عطا فرمائے گا۔

۱۲۔اس کا حساب آسان فرما دے گا۔

ھ) تین خصوصیات پل صراط پار کرتے وقت:

۱۳۔خدا تعالٰی اس سے راضی ہو جائے گا۔

۱۴۔خدا تعالٰی اسے سلام بھیجے گا۔

۱۵۔خدا تعالٰی اس کی جانب نظرِ رحمت فرمائے گا۔(۱)

اِلٰهِی هَبْ لِیْ قَلْبًا یُدْنِیهِ مِنْکَ شَوْقُهُ وَ لِسَانًا یُرْفَعُ اِلَیْکَ صِدْقُهُ وَ نَظَرًا یُقَرِّبُهُ مِنْکَ حَقُّهُ

پروردگار! مجھے وہ دل عطا فرما جو تیرے قرب کا مشتاق ہو اور وہ زبان عطا فرما جس کی سچی باتیں تیری بارگاہ میں رسائی کا شرف پالیں اور وہ نظر عطا فرما جس کی حق بینی تیرا قرب نصیب کر دے۔

(اقتباس از: مفاتیح الجنان، مناجات شعبانیہ)

(۱) ثمرات، ص ۲۰۸

کچھ دیر مہلت دو کہ نماز پڑھ لوں:

یہ اسلامی انقلاب کی کامیابی سے چند سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن میں اپنے چچازاد کے ساتھ تہران کی ایک شاہراہ پر ٹیکسی کا انتظار کر رہے تھا۔ ہمیں آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا لیکن جو بھی ٹیکسی آ رہی تھی وہ مسافروں سے پر ہوتی اور اگر خالی بھی ہوتی تو نہ رکتی۔ اچانک ایک ٹیکسی آ کر رکی اور ڈرائیور نے ہم سے کہا: آئیں، تشریف رکھیے۔ آپ جہاں جانا چاہتے ہیں، میں پہنچا دیتا ہوں۔

ہم ٹیکسی پر سوار ہوئے اور جہاں جانا تھا اسے بتایا۔ راستے میں، میں نے اپنے چچازاد سے کہا: خدا کا شکر ہے کہ تہران میں ایک سچا مسلمان تو ملا جس نے ہم پر رحم کھا کر ہمیں بیٹھا لیا۔ ڈرائیور نے میری بات سن لی اور کہا: جناب اتفاق سے میں مسلمان نہیں ہوں، بلکہ عیسائی ہوں۔

میں نے یہ سن کر کہا: تو پھر آپ نے ہمارا لحاظ کیوں کیا۔ اس نے کہا: یہ ٹھیک ہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ لیکن مسلمانوں کے علماء اور جن لوگوں نے علماء کا لباس پہن رکھا ہو، ان سے عقیدت رکھتا ہوں اور ان کے احترام کو ضروری سمجھتا ہوں، کیونکہ اس کی وجہ ایک واقعہ ہے جس کا میں مشاہدہ کر چکا ہوں۔ میں نے پوچھا: کیسا واقعہ؟ اس نے کہ جس سال بزرگ عالم دین آیۃ اللہ میرزا صادق مجتہد تبریزی (متوفی ۱۳۱۵ھ)

کو تبریز سے کردستان کے علاقے "سنندج" جلاوطن کیا جا رہا تھا، اس وقت میں اس گاڑی کا ڈرائیور تھا۔ راستے میں ہم ایک درخت کے پاس پہنچے جہاں پانی کا چشمہ موجود تھا۔ آغا نے فرمایا: یہاں روکو، تا کہ میں نمازِ ظہرین پڑھ لوں۔ آپ کے ساتھ موجود پولیس افسر نے مجھے کہا: ان کی بات پر دھیان نہ دو اور گاڑی چلاتے رہو۔ میں نے بھی ان کی بات دھیان پر نہ دیا اور گاڑی چلاتا رہا۔ کچھ ہی دیر بعد ہم پھر ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں پانی موجود تھا۔ یہاں پہنچ کر اچانک گاڑی کا انجن بند ہو گیا۔ میں نے بہت کوشش کی مگر گاڑی اسٹارٹ نہ ہوئی۔

آغا نے کہا: اب تو گاڑی رک گئی ہے، مجھے نماز پڑھنے دو۔ پولیس افسر خاموش رہا تو آغا نماز ادا کرنے لگے۔ میں گاڑی کے مختلف پرزوں کو کھول کر دیکھ رہا تھا۔ جب آغا نماز پڑھ کر گاڑی میں بیٹھے تو گاڑی ایک سیلف پر اسٹارٹ ہو گئی اور ہم روانہ ہو گئے۔۔۔(۱)

اِلٰهِیْ هَبْ لِیْ قَلْبًا یُدْنِیْهِ مِنْکَ شَوْقُهٗ وَ لِسَانًا یُرْفَعُ اِلَیْکَ صِدْقُهٗ وَ نَظَرًا یُقَرِّبُهٗ مِنْکَ حَقُّهٗ
پروردگارا! مجھے وہ دل عطا فرما جو تیرے قرب کا مشتاق ہو اور وہ زبان عطا فرما جس کی سچی باتیں تیری بارگاہ میں رسائی کا شرف پالیں اور وہ نظر عطا فرما جس کی حق بینی تیرا قرب نصیب کر دے۔
(اقتباس از: مفاتیح الجنان، مناجاتِ شعبانیہ)

(۱) داستانهای شگفت، ص ۴۲، آغا معین شیرازی کا یادگار واقعہ

احمد! ظہر کا وقت ہو چکا؟

جس روز شہنشاہ، ایران سے فرار ہوا ہم پیرس میں ''نوفل لوشاتو'' کے مقام پر تھے۔ فرانس کی پولیس نے نوفل لوشاتو کی مرکزی شاہراہ کو بند کر رکھا تھا۔ دنیا کے مختلف ممالک کے بہت سے خبر نگار اس شاہراہ پر آئے ہوئے تھے۔

افریقہ، ایشیا، یورپ اور امریکہ سے تعلق رکھنے والے بین الاقوامی خبر نگار وہاں موجود تھے۔ شاید ۱۵۰ خبر نگار ویڈیو کیمروں سے امام خمینیؒ کے تاثرات کو براہ راست نشر کر رہے تھے۔

یہ لوگ اس سال کی سب سے بڑی خبر کو نشر کر رہے تھے۔ شہنشاہ ایران چھوڑ کر بھاگ چکا تھا۔ یہ لوگ اب امام خمینیؒ کے آئندہ ارادوں سے باخبر ہونا چاہتے تھے۔ امام خمینیؒ سڑک کے کنارے ایک کرسی پر کھڑے تھے۔ تمام کیمروں کا رخ آپ کی طرف تھا۔ امام خمینیؒ نے چند منٹ تک خبر نگاروں سے باتیں کیں اور اپنے مسائل بتائے۔ میں آپ کے پاس کھڑا تھا۔ اچانک انہوں نے میری طرف دیکھا اور کہا: ''احمد ظہر کا وقت ہو چکا؟'' میں نے کہا: جی ہاں! ظہر کا وقت ہو چکا ہے۔ اس پر امام نے بے دھڑک ہو کر کہا: ''والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''۔

آپ ملاحظہ فرمائیں کہ امام نے کس موقع پر اپنی گفتگو کا سلسلہ منقطع کیا۔ اس

کی وجہ یہ تھی کہ آپ اپنی نماز کو اول وقت میں ادا کرنا چاہتے تھے۔ یعنی جہاں پر بین الاقوامی چینل جن میں CNN اور BBC جیسے کروڑوں ناظرین رکھنے والے چینل بھی شامل تھے، موجود تھے۔ جہاں پر امریکہ، یورپ اور دیگر بین الاقوامی خبر رساں ایجنسیوں جیسے ایسوشیڈ پریس، یونائیٹڈ پریس، رائٹر اور دنیا کے تقریباً تمام اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے خبر نگار موجود تھے۔ اور وہ بھی اتنے اہم موقع پر، لیکن امام نے اپنی گفتگو وہی پر منقطع کی اور نماز کے لئے تشریف لے گئے۔(۱)

اِلٰهِیْ هَبْ لِیْ کَمَالَ الْاِنْقِطَاعِ اِلَیْکَ وَ اَنِرْ اَبْصَارَ قُلُوْبِنَا بِضِیَآءِ نَظَرِهَا اِلَیْکَ حَتّٰی تَخْرِقَ اَبْصَارُ الْقُلُوْبِ حُجُبَ النُّوْرِ فَتَصِلَ اِلٰی مَعْدِنِ الْعَظَمَةِ وَ تَصِیْرَ اَرْوَاحُنَا مُعَلَّقَةً بِعِزِّ قُدْسِکَ

معبودا! مجھے توفیق عنایت فرما کہ میں صرف تیری بارگاہ کا ہو جاؤں۔ (معبودا!) ہمارے دلوں کی آنکھیں جب تیری طرف نظر کریں تو انہیں نورانیت سے معمور فرما دے تا کہ یہ دیدہ ہائے دل حجابات نور کو پار کر کے تیری عظمت و بزرگی کے مرکز تک رسائی کا شرف پالیں اور ہماری ارواح تیری قدرت و طاقت کی بلندیوں تک پہنچنے کا شرف حاصل کرلیں۔

(اقتباس از: مفاتیح الجنان، مناجات شعبانیہ)

(۱) امام در سنگر نماز، ص ۲۳، فرزند امام احمد خمینی مرحوم کا یادگار واقعہ

اول وقت نماز کی فکر:

امام خمینیؒ اول وقت نماز کی ادائیگی سے والہانہ محبت کرتے تھے۔
اپنی زندگی کے آخری دن تقریبا ۱۰ بجے شب انہوں نے نمازِ مغربین کو اشاروں کے ساتھ ادا کیا۔ آپ کے زندہ رہنے کی تمام امیدیں دم توڑ چکی تھیں اور ڈاکٹر ہر لحاظ سے مایوس ہو چکے تھے۔
آپ بیہوشی کی حالت میں تھے۔ ایک ڈاکٹر آپ کے سرہانے گیا اور اس خیال سے کہ شاید نماز کے نام پر آپ کو ہوش میں لایا جا سکے کہا: آغا! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔
یہ کہنا تھا کہ ایک لمحے کے لئے آغا کی آنکھوں میں حرکت پیدا ہوئی اور آپ نے اسی بیہوشی کی حالت میں اشاروں کی ساتھ نماز ادا کرنا شروع کر دی۔ اس دن آپ صبح ہی سے بار بار پوچھتے کہ:
ظہر ہونے میں کتنا وقت باقی ہے؟۔ ان کے پاس گھڑی نہیں تھی اور ویسے بھی وہ اس حالت میں گھڑی سے وقت دیکھنے سے عاجز تھے۔ ہر پندرہ منٹ بعد ہم سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت فرماتے۔
اس لئے نہیں کہ ان کی نماز قضا نہ ہو جائے، بلکہ اس لئے کہ نماز کو اول وقت میں ادا کر سکیں۔(۱)

(۱) مجلہ زن روز، ۱۲۶۷، خرداد ۱۳۶۹، امام خمینی کی نواسی محترمہ نعیمہ اشراقی کا یادگار واقعہ

لقاء اللہ کے وقت:

امام خمینیؒ کا آپریشن ہو چکا تھا اور اس وقت بظاہر خطرہ ٹل چکا تھا۔اس سلسلے میں سب نے سرتوڑ کوششیں کی تھیں۔

سب کے چہروں سے اس مرحلے کے بخیر وخوبی انجام پا جانے کی خوشی صاف جھلک رہی تھی۔۔۔

امام خمینیؒ نے ہوش میں آتے ہی شدید کمزوری کے باوجود نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا۔آپ نے وہاں موجود ایک صاحب سے کہا کہ وہ ان کا عمامہ تیار کریں اور ان کی داڑھی میں کنگھی کریں۔ہم سب حیرت کے عالم میں یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے کہ: خدایا! یہ تیرا کیسا عاشق بندہ ہے؟!

اسے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے آداب کا کس قدر احساس ہے۔۔۔

ہسپتال میں جب بھی ہم آپ کو کھانا دینے جاتے، آپ ہر بار ہمیں کوئی اخلاقی نصیحت فرماتے۔انہوں نے چند بار مجھے اور دیگر ہمشیرگان سے فرمایا کہ: راستہ بہت دشوار ہے، گناہ سے بچو، کیونکہ گناہ کا ترک کرنا خدا کے عذاب سے کہیں زیادہ آسان ہے۔آپ فرماتے:

خواہ فٹ پاتھ ہو یا سڑک، نماز کو ہمیشہ اول وقت میں ادا کرو۔(۱)

(۱)فصل صبر، دختر امام محترمہ صدیقہ مصطفوی، ص ۳۸ و ۳۹

نماز کا عاشق مجاھد:

فیروزکوہ کے ایک دیہات میں شہداء کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک اجلاس منعقد تھا۔اس میں شہید امیر سپہد صیاد شیرازی بطور مہمان خصوصی مدعو تھے۔

چند مقامی لوگوں کی قصیدہ و مرثیہ گوئی وغیرہ کے بعد شہید صیاد کو خطاب کرنے کی دعوت دی گئی۔وہ سٹیج پر تشریف لائے اور تقریر کی ابتدا میں حمد و ثنائے الٰہی اور محمد و آل محمد علیھم السلام پر درود وسلام بھیجنے کے بعد فرمایا:

ایک دن جنگ کے بارے میں ایک اہم اجلاس کے سلسلے میں ہم امام خمینیؒ کی خدمت میں حاضر تھے۔اس دوران نماز کا وقت ہو گیا۔امام نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ہم بھی انہیں دیکھ کر سمجھ گئے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور نماز ہر چیز پر فوقیت رکھتی ہے۔

اس کے بعد شہید صیاد شیرازی نے نماز کا وقت ہو جانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتا۔اسی پر انہوں نے گفتگو ختم کی۔پھر اسی مقام پر صفیں بچھا دی گئیں اور نماز با جماعت کا انعقاد کیا گیا۔(۱)

---

(۱)روزنامہ جمہوری اسلامی، ۲۰ اردیبهشت، سال ۷۸، ص ۱۲

کلاس کا ایک کونہ:

انقلاب اسلامی سے پہلے کا دور تھا۔ اسکول میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس کے علاوہ بھی نزدیک کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں نماز ادا کی جا سکے۔ ہم چند طلباء خفیہ طور پر کلاس کے ایک کونے میں اخبار بچھا کر نماز پڑھتے تھے۔ سجدہ گاہ ہمیشہ ہمارے پاس موجود ہوتی۔ تفریح کے وقت کی گھنٹی اذان ظہر کے وقت بجتی اور ہم کلاس کے اس کونے میں نماز کے لئے اکٹھے ہو جاتے۔ ایک دفعہ نماز کے دوران کسی نے مجھے پیچھے سے زور سے مارنا شروع کر دیا۔ میں بے قابو ہو کر تھوڑا سا آگے کی جانب بڑھا۔ لیکن میں نے اس پر توجہ نہ کی اور اپنی نماز کو جاری رکھتے ہوئے اسے پورا کیا۔ ''یہاں نماز کیوں نماز پڑھ رہے ہو؟ تم اسکول میں جھگڑا و فساد ڈالنا چاہتے ہو''۔ یہ ہمارے پرنسپل تھے جو بہت غصے میں نظر آ رہے تھے۔

میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ بس ایک نظر ان کی جانب دیکھا۔ صرف نماز کی وجہ سے مجھے ایک ہفتے کے لئے اسکول آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ (۱)

---

(۱) پیشانی سوختہ، ص ۵۰، بیت امام کے ایک محافظ پاسدار موسی بخشایش کا یادگار واقعہ

میچ اور اول وقت نماز:

وہ بچپن ہی سے اول وقت نماز کی سختی سے پابندی کرتا تھا۔ وہ اول وقت نماز ادا کرنے کی فضلیت کو کسی بھی قیمت پر ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔

جوانی میں کشتی کے کھیل کے لئے جایا کرتا تھا۔ ایک دن ہم دونوں کشتی کے مقابلوں میں شرکت کے لئے گئے۔ فائنل کے مقابلے ہو رہے تھے۔ میں دیگر لوگوں کے ساتھ چند پہلوانوں کو مقابلہ کرتے دیکھ رہا تھا۔

عباس کی باری آ گئی۔ مقابلے کے لئے چند بار اس کے نام کا اعلان کیا گیا لیکن وہ نہیں آیا۔ یہاں تک کہ اس کے مدمقابل کو فاتح قرار دے کر اس کا ہاتھ بلند کر دیا گیا۔

میں بہت فکر مند تھا اور خود سے کہہ رہا تھا۔ آخر عباس گیا کہاں؟

میں اس کے تلاش میں تھا کہ اچانک میری نظر اس پر پڑی۔ وہ ہال کے دروازے سے اندر آ رہا تھا۔ میں اس کی طرف بڑھا اور کہا:

تم کہاں تھے؟ تمہارے نام کا اعلان کیا گیا لیکن تم موجود نہ تھے؟

اس نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ میری نظر میں نماز کی اہمیت ہر چیز سے زیادہ ہے۔ اس لئے میں با جماعت نماز پڑھنے گیا ہوا تھا۔

اول وقت نماز کا اثر:

جناب آقائے انصاری اصفہانی کا کہنا ہے:

ایک دن بازار کے میرے ایک دوست نے مجھ سے کہا: ایک جگہ جانا ہے، تم بھی آ ؤ گے؟

میں نے کہا: جیسے تمہاری مرضی، میں تمہارے اختیار میں ہوں۔ وہ مجھے مشہد مقدس شہر سے باہر لے آئے۔ کچھ دور جانے کے بعد ہم ایک تنگ گلی میں داخل ہوئے۔ وہاں گلی میں (ایک گھر کے سامنے) بہت لوگ موجود تھے۔ کچھ لوگ بیٹھے تھے اور کچھ کھڑے تھے۔ ہم بھی کچھ دیر تک اس گھر کے سامنے کھڑے رہے۔ پھر ہمارے ایک جاننے والے گھر سے باہر آئے اور ہم گھر کے اندر چلے گئے۔ میں نے دیکھا کہ کمرے میں ایک محترم اور جلیل القدر نورانی صورت والے بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہم سے سلام دعا کی اور حال واحوال دریافت کیا۔ وہ بڑے گرمجوشی سے پیش آ رہے تھے۔

میرے ذہن میں چند سوالات تھے جو میں نے اس بزرگ سے پوچھے۔ آخر میں، میں نے کہا کہ: آغا صاحب! مجھے کوئی ایسی چیز تعلیم فرمائیں جو میرے دل کے لئے مفید ہو۔ کیونکہ میرے دل میں درد ہوتا ہے۔

اس پر "آغا شیخ حسن علی مرحوم" نے فرمایا: اپنی نماز اول وقت میں ادا کیا کرو اور ہر نماز کے بعد اپنا ہاتھ سجدہ گاہ سے مس کرو اور تین مرتبہ سورہ اخلاص (قل ہو اللہ) اور تین درود پڑھ کر اپنے ہاتھ کو دل پر پھیر لیا کرو۔

میں نے جب اس نسخے پر عمل کیا تو مجھے مطلوبہ نتیجہ مل گیا۔

تین حاجتیں:

حجۃ الاسلام والمسلمین ہاشمی نژاد کہتے ہیں:

رمضان المبارک کے ایام میں ایک ضعیف العمر شخص ''لالہ زار مسجد'' میں آیا کرتے تھے۔ یہ بہت باتوفیق تھے، ہمیشہ اذان سے پہلے مسجد میں موجود ہوتے۔

(ایک دن) میں نے ان سے کہا: جناب محترم! آپ کو خدا نے بڑی توفیق سے نواز رکھا ہے۔ آپ روزانہ مجھ سے پہلے مسجد میں پہنچ ہوتے ہیں تاکہ نماز میں بہترین جگہ مل جائے۔

انہوں نے کہا: نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ دراصل میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ سب اول وقت نماز کا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا: میں نوجوانی میں مشہد مقدس گیا۔ میں علامہ شیخ حسن علی مرحوم سے ملنا چاہتا تھا۔ آغا شیخ حسن علی کا نخودک کے مقام پر ایک چھوٹا سے باغ تھا۔ میں نے وہاں پہنچ کر انہیں تلاش کیا اور ان سے کہا: میری تین حاجتیں ہیں اور میں چاہتا ہوں یہ تینوں مجھے جوانی میں نصیب ہو جائیں۔ اس کے لئے مجھے کچھ تعلیم فرمایئے۔

انہوں نے کہا: کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ایک یہ کہ: میرا دل چاہتا ہے کہ مجھے جوانی ہی میں حج کی سعادت نصیب ہو جائے۔ کیونکہ جوانی میں حج کا اپنا

اول وقت نماز کا اثر:

جناب آقائے انصاری اصفہانی کا کہنا ہے:

ایک دن بازار کے میرے ایک دوست نے مجھ سے کہا: ایک جگہ جانا ہے، تم بھی آؤ گے؟

میں نے کہا: جیسے تمہاری مرضی، میں تمہارے اختیار میں ہوں۔ وہ مجھے مشہد مقدس شہر سے باہر لے آئے۔ کچھ دور جانے کے بعد ہم ایک تنگ گلی میں داخل ہوئے۔ وہاں گلی میں (ایک گھر کے سامنے) بہت لوگ موجود تھے۔ کچھ لوگ بیٹھے تھے اور کچھ کھڑے تھے۔ ہم بھی کچھ دیر تک اس گھر کے سامنے کھڑے رہے۔ پھر ہمارے ایک جاننے والے گھر سے باہر آئے اور ہم گھر کے اندر چلے گئے۔ میں نے دیکھا کہ کمرے میں ایک محترم اور جلیل القدر نورانی صورت والے بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہم سے سلام دعا کی اور حال واحوال دریافت کیا۔ وہ بڑے گرمجوشی سے پیش آ رہے تھے۔

میرے ذہن میں چند سوالات تھے جو میں نے اس بزرگ سے پوچھے۔ آخر میں، میں نے کہا کہ: آغا صاحب! مجھے کوئی ایسی چیز تعلیم فرمائیں جو میرے دل کے لئے مفید ہو۔ کیونکہ میرے دل میں درد ہوتا ہے۔

اس پر "آغا شیخ حسن علی مرحوم" نے فرمایا: اپنی نماز اول وقت میں ادا کیا کرو اور ہر نماز کے بعد اپنا ہاتھ سجدہ گاہ سے مس کرو اور تین مرتبہ سورہ اخلاص (قل ہواللہ) اور تین درود پڑھ کر اپنے ہاتھ کو دل پر پھیر لیا کرو۔

میں نے جب اس نسخے پر عمل کیا تو مجھے مطلوبہ نتیجہ مل گیا۔

تین حاجتیں:

حجۃ الاسلام والمسلمین ہاشمی نژاد کہتے ہیں:

رمضان المبارک کے ایام میں ایک ضعیف العمر شخص ''لالہ زار مسجد'' میں آیا کرتے تھے۔ یہ بہت باتوفیق تھے، ہمیشہ اذان سے پہلے مسجد میں موجود ہوتے۔

(ایک دن) میں نے ان سے کہا: جناب محترم! آپ کو خدا نے بڑی توفیق سے نواز رکھا ہے۔ آپ روزانہ مجھ سے پہلے مسجد میں پہنچ ہوتے ہیں تاکہ نماز میں بہترین جگہ مل جائے۔

انہوں نے کہا: نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ دراصل میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ سب اول وقت نماز کا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا: میں نوجوانی میں مشہد مقدس گیا۔ میں علامہ شیخ حسن علی مرحوم سے ملنا چاہتا تھا۔ آغا شیخ حسن علی کا نخودک کے مقام پر ایک چھوٹا سے باغ تھا۔ میں نے وہاں پہنچ کر انہیں تلاش کیا اور ان سے کہا: میری تین حاجتیں ہیں اور میں چاہتا ہوں یہ تینوں مجھے جوانی میں نصیب ہو جائیں۔ اس کے لئے مجھے کچھ تعلیم فرمایئے۔

انہوں نے کہا: کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ایک یہ کہ: میرا دل چاہتا ہے کہ مجھے جوانی ہی میں حج کی سعادت نصیب ہو جائے۔ کیونکہ جوانی میں حج کا اپنا

ہی مزہ ہے۔

انہوں نے کہا: نماز کو اول وقت میں جماعت کے ساتھ ادا کرو۔

میں نے کہا: دوسرے یہ کہ : خدا تعالیٰ مجھے ایک اچھی شریک حیات عنایت فرمائے۔

انہوں نے کہا: نماز کو اول وقت میں جماعت کے ساتھ ادا کرو۔

میں نے کہا: تیسرے یہ کہ : اللہ تعالیٰ مجھے ایک باعزت روزگار عنایت فرمائے۔

انہوں نے کہا: نماز کو اول وقت میں جماعت کے ساتھ ادا کرو۔

میں نے ان کے اس فرمائے ہوئے نسخے پر عمل کرنا شروع کر دیا اور صرف تین سال کے عرصے میں مجھے حج کی سعادت بھی حاصل ہوگئی، خدا نے مجھے ایک نیک مومنہ خاتون عطا کر دی اور مجھے باعزت کاروبار بھی نصیب فرما دیا۔

اِلٰهِیْ هَبْ لِیْ قَلْبًا یُدْنِیْهِ مِنْکَ شَوْقُهٗ وَ لِسَانًا یُرْفَعُ اِلَیْکَ صِدْقُهٗ وَ نَظَرًا یُقَرِّبُهٗ مِنْکَ حَقُّهٗ

پروردگار! مجھے وہ دل عطا فرما جو تیرے قرب کا مشتاق ہو اور وہ زبان عطا فرما جس کی سچی باتیں تیری بارگاہ میں رسائی کا شرف پالیں اور وہ نظر عطا فرما جس کی حق بینی تیرا قرب نصیب کر دے۔

(اقتباس از: مفاتیح الجنان، مناجات شعبانیہ)

نماز کے وقت آپؑ کا بدن کانپنے لگتا:

کتاب عین الحیاۃ میں "حلیۃ الاولیاء" کے مصنف سے روایت کی گئی ہے کہ:
حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام وضو سے فارغ ہو کر جب نماز کا ارادہ فرماتے تو آپؑ کے پورے وجود پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ جب اس کے بارے میں آپؑ سے پوچھا جاتا تو فرماتے:
افسوس! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ میں کس ہستی کی بارگاہ میں کھڑا ہو رہا ہوں۔ میں کتنی عظیم شان کی مالک ہستی سے راز و نیاز کرنے جا رہا ہوں۔
بیان کیا گیا ہے کہ وضو کے موقع پر بھی آپؑ پر یہ حالت طاری ہو جاتی تھی۔(۱)

---

(۱)منتھی الآمال، ص ۵۸۵

اول وقت نماز کی کرامت:

کتاب ''لئالی الاخبار'' میں مذکور ہے کہ: ایک عورت نے ایک واعظ سے سنا کہ: جو مومن یا مومنہ پابندی سے اول وقت میں نماز ادا کرے اور نماز کو دنیاوی کاموں پر ترجیح دے، اس کا دل نورانی ہو جاتا ہے، خدا تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت میں تمام امور کو پورا فرماتا ہے اور اسے برے لوگوں اور دشمنوں سے امان میں رکھتا ہے۔

اس کے بعد وہ عورت ہمیشہ اول وقت میں نماز ادا کرتی اور نماز کو تمام کاموں پر ترجیح دیتی۔ اس نے ایک دن تنور جلا رکھا تھا اور روٹیاں پکانے کے لئے آٹا گوندھ رکھا تھا۔ گہوارے میں اس کا بچہ رو رہا تھا۔ اسی اثنا میں اذان شروع ہوگئی۔

اس نے خود سے کہا: نماز سب کاموں پر مقدم ہے۔ اور پھر نماز ادا کرنے میں مصروف ہوگئی۔ شیطان ملعون سے یہ منظر نہ دیکھا گیا اور اس نے حسد میں جل بھن کر اس کے بچے کو اٹھا کر تنور میں پھینک دیا۔ بچے کے رونے کی آواز بلند ہوئی۔ ماں نے بچے کے رونے کی آواز سنی تو نماز توڑنا چاہی۔ لیکن پھر اپنے آپ سے کہا: یہ شیطان ہی ہے جو مجھے اول وقت نماز کے فیض سے محروم رکھنا چاہتا ہے۔ یہ سوچ کر اس نے بڑے آرام اور خضوع و خشوع سے نماز کو جاری رکھا۔

نماز سے فارغ ہو کر تنور کے پاس آئی اور دیکھا کہ: اس کا بچہ آگ میں بیٹھا اس سے کھیل رہا ہے۔ اس نے بچے کو تنور سے نکالا اور خدا کا شکر بجالائی۔ (۱)

(۱) لئالی الاخبار، ثمرات، ص ۲۱۳

ناپ تول میں کمی کی، نہ اول وقت نماز کو ترک کیا:

کتاب ''معراج السعادت'' کے مصنف ملا احمد نراقی مرحوم اپنی ایک اور کتاب ''خزائن'' میں اپنے ایک معتمد سے اور وہ اپنے والد سے (کہ وہ بھی ثقہ تھے) سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

میری عمر سولہ برس تھی۔ نوروز کے ایام تھے۔ اصفہان میں ہر روز ہم یعنی میں، میرے والد اور چند دوست اپنے دیگر جاننے والوں سے ملنے جاتے۔ وہ منگل کا دن تھا۔ ہم ایک دوست سے ملاقات کی غرض سے گھر سے نکلے۔ وہ ایک قبرستان کے قریب رہتا تھا۔ ہم نے ایک دوست کو مذکورہ دوست کے گھر بھیجا کہ وہ دیکھ آئے کہ وہ گھر پر موجود ہے یا نہیں اور خود وہیں قبرستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گئے۔

ایک دوست نے مذاق میں اس قبر کی طرف دیکھ کر کہا: اے اس قبر میں رہنے والے! نوروز کے دن ہیں۔ ہم اس دوران جس شخص سے ملاقات کے لئے بھی گئے ہیں اس نے پھلوں اور مٹھائی سے ہماری تواضع کی ہے۔

اچانک قبر سے آواز آئی: میں معافی چاہتا ہوں۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ لوگ تشریف لائیں گے۔ آئندہ ہفتے اسی مقام پر میرا اور آپ کا وعدہ رہا، تاکہ میں آپ کی خاطر تواضع کرسکوں اور آج ہونے والی شرمندگی کی تلافی کرسکوں۔

یہ آواز سن کر ہم سب خوف کے مارے بہت پریشان ہو گئے۔ ہمیں یقین ہو گیا کہ اگلے ہفتے تک ہم مر جائیں گے۔ لہٰذا ہم گریہ زاری، توبہ اور وصیت میں لگ گئے۔ یہاں تک کہ اگلا منگل آ گیا۔ ہم صحیح و سالم ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور مل کر اس قبر کے پاس گئے کہ دیکھیں وہاں کیا ہوتا ہے۔ ہم میں سے ایک نے وہاں پہنچ کر آواز دی:

اے اس قبر میں رہنے والے! اپنا وعدہ پورا کریں کیونکہ ہم آ گئے ہیں۔

اس پر قبر میں سے آواز آئی: بسم اللہ! تشریف لائیں!۔ اچانک زمین شگافتہ ہوئی اور چند سیڑھیاں نمودار ہوئیں۔ ہم حیران و پریشان نیچے گئے۔ آگے ایک سفید ڈیوڑھی نظر آئی۔ وہاں ایک شخص ہماری رہنمائی کے لئے کھڑا تھا۔ ڈیوڑھی سے گزر کر ہم ایک نہایت سبز و شاداب باغ میں پہنچ گئے۔ اس میں نہریں جاری تھیں، ہر موسم کے پھلوں سے لدے درخت اور ان پر خوبصورت پرندے چہچہا رہے تھے۔ اس ڈیوڑھی کے سامنے واقع سڑک سے گزر کر ہم ایک عالیشان عمارت کے پاس پہنچے۔ اس عمارت کے دروازے باغ کی جانب کھلتے تھے۔

وہاں ایک بہت ہی خوبصورت شخص بیٹھا ہوا تھا۔ ہمیں دیکھ کر ہمارے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے حکم سے ہمارے سامنے انواع و اقسام کی مٹھائیاں اور پھل سجا دیئے گئے جن کی مانند ہم نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ ہم نے ان میں سے کچھ کھایا اور کچھ دیر بعد واپسی کے لئے اٹھے۔ وہ شخص ڈیوڑھی تک ہمارے ساتھ ہمیں الوداع کہنے آیا۔ اس موقع پر میرے والد نے اس سے پوچھا: آپ کون ہیں اور یہ کونسی جگہ ہے؟ اس نے کہا: میں فلاں قصائی ہوں۔ اسی قبرستان کے نزدیک ایک چھوٹے سے بازار میں میری دوکان تھی۔ میں نے اپنے کاروبار میں ناپ تول میں کبھی کمی نہیں کی اور جیسے ہی نماز کا

اول وقت ہوتا اور اذان شروع ہوتی، ترازو میں رکھا ہوا گوشت وہیں چھوڑ دیتا اور دوکان کے نزدیک واقع چھوٹی سے مسجد میں جا کر نماز با جماعت ادا کرتا۔ جیسے ہی میری موت واقع ہوئی مجھے یہاں سکونت عنایت کر دی گئی۔

گزشتہ ہفتے مجھے آپ کو بلانے کی اجازت نہ تھی۔ آج اس کی اجازت مل گئی ہے۔ اس موقع پر ہم میں سے ہر ایک نے اس سے اپنی عمر کی مدت دریافت کی اور اس نے وہ بتائی۔ ہمارے ایک دوست اسکول ماسٹر تھے۔ انہوں نے اس سے اپنی عمر کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا: تم نوے سال سے زیادہ عرصے تک زندہ رہو گے۔ اور وہ ابھی تک زندہ ہیں۔ اس کے بعد ہم وہاں سے نکل آئے اور بعد ازاں ہمیں وہاں کوئی ایسی جگہ دکھائی نہ دی۔ (۱)

اِلٰهِیْ هَبْ لِیْ قَلْبًا یُدْنِیْهِ مِنْکَ شَوْقُهٗ وَ لِسَانًا یُرْفَعُ اِلَیْکَ صِدْقُهٗ وَ نَظَرًا یُقَرِّبُهٗ مِنْکَ حَقُّهٗ

پروردگار! مجھے وہ دل عطا فرما جو تیرے قرب کا مشتاق ہو اور وہ زبان عطا فرما جس کی سچی باتیں تیری بارگاہ میں رسائی کا شرف پالیں اور وہ نظر عطا فرما جس کی حق بینی تیرا قرب نصیب کر دے۔

(اقتباس از: مفاتیح الجنان، مناجاتِ شعبانیہ)

---

(۱) ثمرات، ص ۲۱۲

خدا کو ایسے بندے پر ناز ھے:

خداتعالیٰ چند موقعوں پر اپنے بندے کی تعریف فرماتا ہے:

۱۔ اس بندے کی، جو جنگل و بیابان میں اکیلا ہو اور نماز کا وقت ہوتے ہی اذان دینا شروع کر دے اور اذان و اقامت کے بعد نماز ادا کرے۔ یہ نماز ایسے وقت میں ادا کرے جب اس کے ساتھ سوائے خدا کے اور کوئی نہ ہو۔ خداتعالیٰ اس بندے پر ناز کرتا ہے اور ملائکہ سے فرماتا ہے: دیکھو! میرا بندہ بالکل اکیلا ہے لیکن مجھے حاضر و ناظر سمجھتا ہے۔

۲۔ اس مومن بندے کی، جو نصف شب کو نماز تہجد پڑھتا ہے اور شدید تھکاوٹ کی وجہ سے سجدے میں جا کر سو جاتا ہے۔ خداتعالیٰ کو اس پر ناز ہے۔

۳۔ اس بندے کی، جو نماز شب پڑھنے کا عادی ہے۔ مگر (کسی دن) بیدار ہوتا ہے تو اسے پتہ چلتا ہے کہ صبح ہو چکی ہے۔ یہ پہلے نماز فجر ادا کرکے بعد میں نمازِ شب کی قضاء بجالاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے پر ناز کرتا ہے۔(۱)

---

(۱) معراج السعادات، ص ۱۴۳

نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرو:

ابراہیم بن موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ ہم خراسان کے نزدیک آپؑ کے نام سے منسوب ایک مسجد میں تھے۔ میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کی: یا بن رسول اللہ! میری حاجات کی برآوری آپؑ کے اختیار میں ہے۔ دنیا و آخرت کی مصیبتوں کا علاج بھی آپؑ ہی کے پاس ہے۔

حضرت میری باتیں سننے کے بعد مسجد سے باہر تشریف لائے۔ جہاں آپؑ کے بہت سے چاہنے والے اور شیعہ آپؑ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ نماز عصر کا وقت نزدیک تھا۔ اس موقع پر آپؑ وہاں موجود ایک محل کی جانب بڑھے۔ میں بھی آپؑ کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا۔ ہم محل کے قریب ایک درخت کے پاس پہنچے۔ اس وقت صرف میں ہی آپؑ کی خدمت میں حاضر تھا۔

آپؑ نے فرمایا: اے فرزند موسیٰ! ادھر آؤ اور اذان دو تا کہ ہم اکٹھے نماز ادا کریں۔ میں نے عرض کی: یا بن رسول اللہ! کچھ اور لوگوں کا انتظار نہ کرلیا جائے؟ شاید وہ بھی نماز میں شریک ہو جائیں؟

آپؑ نے فرمایا: نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کیا کرو۔ بغیر کسی عذر کے نماز میں

تاخیر نہ کرو اور نماز کو ہمیشہ اس کے اول وقت میں ادا کیا کرو۔

چنانچہ میں نے آپؑ کے حکم پر اذان و اقامت کہی اور زمین و آسمان کے پیشوا یعنی حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی اقتدا میں نماز با جماعت ادا کی۔ نماز عصر سے فارغ ہو کر میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کی: یا ابن رسول اللہ! آپؑ نے مجھ سے وعدہ فرما رکھا تھا کہ مجھے پریشانیوں کے گرداب سے نکالیں گے۔ مجھے آپؑ کی خدمت میں اپنی حاجات بیان کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے لیکن مجھے امید ہے کہ میری مرادیں جلد پوری ہو جائیں گی۔

اس موقع جہاں آپؑ بیٹھے ہوئے تھے وہیں سے آپؑ نے زمین کو کچھ کھودا اور اپنا دست مبارک اس گڑھے میں لے گئے۔ جب آپؑ کا دست مبارک باہر آیا تو اس میں سونے کے کچھ سکے تھے۔ وہ آپؑ نے مجھے عطا فرمائے اور ان کی برکت سے مجھ پر نعمتوں کی بارش ہوگئی اور میرا سرمایہ ستر ہزار دینار تک جا پہنچا۔ اس شہر اور علاقہ میں کوئی مجھ سے بڑا مالدار نہ تھا۔(۱)

---

(۱) تحفۃ المجالس، ص ۱۹۲

جب تک ھارون زندہ رھا ھم نے کسی کو نہ بتایا:

حمید طوسی روایت کرتے ہیں کہ:

ہارون الرشید نے مجھے طلب کیا اور کہا:

میں چاہتا ہوں کہ تم زندان میں جا کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو قتل کر دو۔

حمید کا کہنا ہے:

میں ہارون کے حکم کی تعمیل کرنے زندان پہنچا۔ اس وقت نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ میں دیکھا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نماز پڑھ رہے ہیں اور دو شیر، جن میں ایک آپؑ کے دائیں جانب اور دوسرا آپؑ کے بائیں جانب کھڑے ہوئے ہیں۔ میں بہت ڈر گیا اور فوراً واپس ہارون کے پاس چلا آیا۔ جب میں نے زندان کی صورت حال ہارون کو بتائی تو اس نے میری بات پر یقین نہ کیا اور اپنے چند با اعتماد ساتھیوں کو دوبارہ میرے ساتھ زندان میں بھیجا۔

جب ہم حضرتؑ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شیر بدستور وہاں موجود تھے۔ ہمیں ایسا لگا کہ یہ دونوں ابھی ہمیں ہلاک کر دیں گے۔

ہم نے واپس آ کر ہارون کو بتایا تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ: اگر اس بارے میں تم نے لوگوں کو کچھ بتایا تو میں تمہیں سخت سزا دوں گا۔ چنانچہ جب تک ہارون زندہ رہا ہم نے وہ واقعہ کسی کو نہ بتایا۔(۱)

(۱) تحفۃ المجالس، ص ۲۷۹

امام خمینیؒ اور اول وقت نماز:

امام خمینیؒ کی دختر محترمہ فریدہ مصطفوی آپؒ کی گرفتاری کا ایک یادگار واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:

امام خمینیؒ نے مجھے بتایا کہ: (جب مجھے قم سے گرفتار کر کے تہران لے جایا جا رہا تھا) میں نے راستے میں کہا: میں نے ابھی نماز ادا نہیں کی، کسی جگہ گاڑی روکو تا کہ میں نماز پڑھ لوں۔ انہوں نے کہا: ''ہمیں اس کی اجازت نہیں ہے''۔ میں نے کہا: تمہارے پاس تو اسلحہ موجود ہے اور میں نہتا ہوں۔ نیز تم چند آدمی ہو اور میں اکیلا ہوں۔ میں اس حالت میں کیا کر سکتا ہوں۔

انہوں نے کہا: ''ہمیں اجازت نہیں ہے''۔ میں نے دیکھا کہ کوئی فائدہ نہیں، یہ گاڑی نہیں روکیں گے۔ پھر میں نے کہا: اچھا کم از کم تھوڑی دیر کے لئے گاڑی روک دو تا کہ میں تیمم کر لوں۔ اس پر انہوں نے گاڑی روک دی لیکن مجھے گاڑی سے نیچے اترنے کی اجازت نہ دی۔ میں نے گاڑی میں بیٹھے ہوئے جھکا اور زمین پر ہاتھ مار کر تیمم کیا۔ (چلتی گاڑی میں) میں نے جو نماز ادا کی وہ پشت بہ قبلہ تھی۔ کیونکہ ہم قم سے تہران جا رہے تھے اور قبلہ جنوب کی جانب تھا۔ میں نے فجر کی یہ نماز تیمم کے ساتھ، پشت بہ قبلہ ہو کر چلتی گاڑی میں ادا کی۔

شاید میری یہی دو رکعت بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت پا لے۔(۱)

(۱) امام در سنگر نماز، ص ۱۳

نماز اور جنت:

ابو سلام عبدی روایت کرتے ہیں:

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپؑ ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو جان بوجھ کر عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرے۔

آپؑ نے فرمایا: یہ شخص قیامت کے دن بے کس، تنہا اور تہی دست محشور ہوگا۔

میں نے عرض کی: اگرچہ یہ جنتی ہی کیوں نہ ہو؟

آپؑ نے فرمایا: اگرچہ یہ جنتی ہی کیوں نہ ہو۔

میں نے عرض کی کہ: اس کا جنت میں کیا مقام ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: یہ شخص جنت میں بالکل تنہا ہوگا۔ نہ اس کی کوئی بیوی ہوگی، نہ کوئی اولاد اور نہ کوئی مال و دولت۔ یہ شخص اہل جنت سے التجاء کرے گا کہ وہ اس کی کچھ خاطر تواضع کریں۔ کیونکہ اس کا وہاں پر کوئی گھر یا ٹھکانہ نہیں ہوگا۔ (۱)

---

(۱) ثواب الاعمال و عقاب الاعمال، ص ۵۲۱-۵۲۲

ملک الموت اور اول وقت نماز:

''خیر نساج''(۱) کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ:

اس نے ایک سوبیس سال عمر پائی۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو شام ہو رہی تھی۔ عزرائیل یعنی ملک الموت اس کے سرہانے تشریف لے آئے۔ خیر نساج نے سر اٹھایا اور ملک الموت سے کہا: تھوڑی دیر صبر کرو! تم بھی مامور ہو اور میں بھی اللہ کا مامور بندہ ہوں۔ تمہیں میری روح قبض کرنے کا حکم ملا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ: جب نماز کا وقت ہو جائے، نماز ادا کرو۔ جو کچھ تمہیں کہا گیا ہے وہ قضاء نہیں ہوتا لیکن جو مجھے حکم ملا ہے وہ قضاء ہوسکتا ہے۔ تھوڑی دیر صبر کرو تا کہ میں مغرب کی نماز ادا کرلوں۔ اس کے بعد انہوں نے وضو کیا اور نماز ادا کی۔ بعد ازاں ان کا انتقال ہوگیا۔(۲)

☆☆☆☆☆

---

(۱) ایک مشہور اور قدیم صوفی

(۱) تذکرۃ الاولیاء، ج۲، ص ۱۱۳

اطلاع برائے مومنین

1- 1980ء سے قائم کردہ ''شعبہ شادی بیاہ'' باقاعدگی سے کام کر رہا ہے۔ ضرورتمند حضرات صبح 9 بجے سے دن 12 بجے اور شام 5 بجے سے رات 8 بجے کے دوران رابطہ کریں۔

2- 1987ء سے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے اجتماعی طور پر 10 روزہ مجالس عزا ہر سال 5 مئی سے 14 مئی بوقت 4 بجے شام مرکزی امام بارگاہ G-6/2 اسلام آباد میں منعقد ہوتی ہیں۔

3- 1997ء سے ہر سال قافلہ برائے حج بیت اللہ زیر اہتمام ''کاوان عمار یاسر'' اسلام آباد سے روانہ ہوتا ہے۔ عمرہ اور زیارات مقامات مقدسہ کا انتظام بھی موجود ہے۔

4- اسلامک بک سنٹر/عمار کیسٹ لائبریری کے تحت ہر قسم کی دینی کتب، علمائے کرام کی آڈیو، ویڈیو کیسٹیں/سی ڈیز اور نگینے وغیرہ برائے فروخت دستیاب ہیں۔

5- مومنین کی خوشی و غمی کے مواقع نکاح، جنازہ، قرآن خوانی، مجالس پر بھی حتی المقدور اخلاقی تعاون کیا جاتا ہے۔

سید محمد ثقلین کاظمی

362-C، گلی نمبر 12، G-6/2۔ اسلام آباد۔ فون: 051-2870105

ناشر: اسلامک بک سینٹر اسلام آباد